سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

(بدھ 30، جمعرات 31 مارچ، جمعتہ المبارک یکم، سوموار 4، منگل 5-اپریل 2016)
(یوم الاربعاء 20، یوم الخمیس 21، یوم الجمع 22، یوم الاثنین 25، یوم الثلاثہ 26- جمادی الثانی 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: بیسواں اجلاس

جلد 20 (حصہ اوّل): شمارہ جات : 1 تا 5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

انیسواں اجلاس

بدھ،30۔مارچ2016

جلد 20:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	7
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	13
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	14
6۔	چیئر مینوں کا پینل	-----------	15

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تعزیت		
7۔	گلشن اقبال پارک لاہور میں دہشت گردی میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت	------------	15
8۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	16
	قرارداد		
9۔	گلشن اقبال پارک لاہور میں دہشت گردی کے المناک واقعہ کی پُرزور مذمت	------------	17
	جمعرات، 31۔مارچ2016		
	جلد 20: شمارہ 2		
10۔	ایجنڈا	------------	55
11۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	59
12۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	60
	سوالات (محکمہ جات امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت، آبپاشی اور خوراک)		
13۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------	61
14۔	(نوٹ) وقفہ سوالات کے دوران سوالات کا نوٹس دینے والے معزز ممبران حاضر نہ تھے اس لئے سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے۔	------------	61
15۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------	69
	تحاریک التوائے کار		
16۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	------------	84
	توجہ دلاؤ نوٹس		
17۔	اوکاڑہ: تھانہ حویلی لکھا چک باواطاہر میں ڈکیتی کی واردات سے متعلقہ تفصیلات	------------	88

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
18۔	پری بجٹ بحث ----------	89
19۔	کورم کی نشاندہی ----------	92
	جمعتہ المبارک، یکم اپریل 2016	
	جلد 20: شمارہ 3	
20۔	ایجنڈا ----------	95
21۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	99
22۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	100
	سوالات (محکمہ جات خزانہ، محنت وانسانی وسائل اور آبکاری ومحصولات)	
23۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ----------	101
24۔	نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا) ----------	124
25۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ----------	125
	تحاریک استحقاق	
26۔	ڈی سی او ملتان کا معزز ممبر اسمبلی کے بارے میں نازیبا الفاظ کا استعمال ----------	145
	تحاریک التوائے کار	
27۔	تریموں سدھنائی لنک کینال پختہ کرنے کا مطالبہ ----------	148
28۔	پاکستان میں ڈیروں اور گھروں میں لاکھوں لٹر شراب بنانے کا انکشاف ----------	151
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
29۔	مسودہ قانون (ترمیم) فرانزک سائنس ایجنسی پنجاب 2015 اور مسودہ قانون ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	152

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
30۔	مسودہ قانون (ترمیم) اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	152
31۔	مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فارسٹری وفشریز کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	153
	سرکاری کارروائی	
32۔	آئین کے آرٹیکل (A)(2)128 کے تحت قراردادیں پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ------------	154
	قراردادیں	
33۔	آرڈیننس ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب 2016 کی مدت میں توسیع ------------	156
34۔	آرڈیننس (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015 کی مدت میں توسیع ------------	157
35۔	آرڈیننس بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب 2016 کی مدت میں توسیع ------------	158
36۔	آرڈیننس شادی بیاہ کی تقریبات پنجاب 2015 کی مدت میں توسیع ------------	158
37۔	آرڈیننس (ترمیم) اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب 2016 کی مدت میں توسیع ------------	159
38۔	آرڈیننس (ترمیم) جنگلات، پنجاب 2016 کی مدت میں توسیع ------------	160
	آرڈیننس (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	
39۔	آرڈیننس (ریلیف وبحالی) دہشت گردی سے متاثرہ سویلین پنجاب 2016 ------------	161
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
40۔	مسودہ قانون فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	170

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
41۔	مسودہ قانون فلڈ لینڈ ریگولیشن پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے اریگیشن اینڈ پاور کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	171
42۔	مسودہ قانون شادی بیاہ کی تقریبات پنجاب 2016 اور مسودہ قانون (تیسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت ودیہی ترقی کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	171
43۔	مسودہ قانون (ترمیم) اینیمل سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	172
	بحث	
44۔	پری بجٹ بحث (۔۔۔جاری) ------------	174
	سوموار، 4۔اپریل 2016	
	جلد 20: شمارہ 4	
45۔	ایجنڈا ------------	183
46۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	185
47۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	186
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
48۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	187
	تعزیت	
49۔	معزز ممبر اسمبلی ڈاکٹر نجمہ افضل کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	187
50۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (۔۔۔۔جاری) ------------	187
51۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	227
52۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	243

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
53-	قرارداد آؤٹ آف ٹرن ٹیک اپ کرنے کا مطالبہ ------------	262
54-	کورم کی نشاندہی ------------	265
	توجہ دلاؤ نوٹس	
55-	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا) ------------	265
	تحاریک استحقاق	
56-	ایم ایس میو ہسپتال کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب روّیہ ------------	266
	تحاریک التوائے کار	
57-	لاہور میں فیکٹریوں کی بہتات ------------	269
	پوائنٹ آف آرڈر	
58-	گندم کی خرید پر حکومتی پالیسی سٹیٹمنٹ کا مطالبہ ------------	271
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
59-	پری بجٹ بحث (---جاری) ------------	271
	منگل، 5-اپریل 2016	
	جلد 20: شمارہ 5	
60-	ایجنڈا ------------	301
61-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	303
62-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	304
	سوالات (محکمہ صحت)	
63-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	305

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
64۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	343
65۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------	373
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)		
66۔	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	385
67۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت	------------	386
	تحاریک استحقاق		
68۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	------------	392
	تحاریک التوائے کار		
69۔	سکول نہ جانے والے بچوں کی تعداد میں کمی لانے میں حکومت کی ناکامی	------------	392
70۔	صوبہ میں عطائی ڈاکٹروں کی تعداد میں مسلسل اضافہ	------------	395
71۔	محکمہ لیبر (ورکرز ویلفیئر بورڈ) کے سکولوں میں خلاف پالیسی نصاب کا پڑھایا جانا	------------	396
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی		
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)		
72۔	خواتین کو فنی تعلیم دینے کا مطالبہ	------------	399
73۔	جعلی دودھ فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ	------------	401
74۔	ہسپتالوں میں خواتین کے طبی ٹیسٹ خواتین عملہ سے کروانے کا مطالبہ	------------	403
75۔	صوبہ کے تمام آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں مسنگ فسلیٹیز کی فراہمی کو یقینی بنانے کا مطالبہ	------------	405
76۔	انڈکس		

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(72)/2016/1393. Dated: 21st March 2016. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Wednesday, 30th March 2016 at 02:00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the 19th March 2016

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ30-مارچ2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات زراعت اور جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ درج ذیل آرڈیننسوں میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

1۔ آرڈیننس ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب 2016(1 بابت 2016)؛

2۔ آرڈیننس (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015(2 بابت 2016)؛

3۔ آرڈیننس بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب 2016(5 بابت 2016)؛

4۔ آرڈیننس شادی بیاہ تقریبات پنجاب 2015(6 بابت 2016)؛

5۔ آرڈیننس (ترمیم) اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب 2016(8 بابت 2016)؛اور

6۔ آرڈیننس (ترمیم) جنگلات، پنجاب 2016(9 بابت 2016)؛

(بی) آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قراردادیں

1۔ آرڈیننس ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب 2016(1 بابت 2016) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب 2016 (1 بابت 2016) نافذ شدہ مورخہ 4۔جنوری 2016 میں مورخہ 3۔اپریل 2016 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

4

2۔ آرڈیننس (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور2015 (2 بابت2016) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015 (2 بابت2016) نافذ شدہ مورخہ 4 جنوری 2016 میں مورخہ 3۔اپریل 2016 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

3۔ آرڈیننس بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب 2016 (5 بابت2016) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب 2016 (5 بابت2016) نافذ شدہ مورخہ 14۔جنوری 2016 میں مورخہ 13۔اپریل 2016 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

4۔ آرڈیننس شادی بیاہ تقریبات پنجاب 2015 (6 بابت2016) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس شادی بیاہ تقریبات پنجاب 2015 (6 بابت 2016) نافذ شدہ مورخہ 19۔جنوری 2016 میں مورخہ 18۔اپریل 2016 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

5۔ آرڈیننس (ترمیم) اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب 2016 (8 بابت2016) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ 2016 (8 بابت2016) نافذ شدہ مورخہ 21۔جنوری 2016 میں مورخہ 20۔اپریل 2016 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

6۔ آرڈیننس (ترمیم) جنگلات، پنجاب 2016 (9 بابت2016) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) جنگلات، پنجاب 2016 (9 بابت 2016) نافذ شدہ مورخہ 25۔جنوری 2016 میں مورخہ 24۔اپریل 2016 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

5

(سی) آرڈیننس کاایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس (ریلیف و بحالی) دہشت گردی سے متاثرہ سویلین پنجاب 2016

ایک وزیر آرڈیننس (ریلیف و بحالی) دہشت گردی سے متاثرہ سویلین پنجاب 2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(ڈی) عام بحث

پری بجٹ بحث

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیراعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	ملک محمد وارث کلو، ایم پی اے	پی پی۔42
2۔	رانا محمود الحسن، ایم پی اے	پی پی۔196
3۔	سردار شہاب الدین خان، ایم پی اے	پی پی۔263
4۔	محترمہ میری گل، ایم پی اے	ڈبلیو۔334

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کانکنی ومعدنیات / توانائی*
3۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات وتعمیرات*
4۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری

* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون 2013، 29۔مئی 2015 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (30۔مارچ تا 15۔اپریل 2016) تفویض کیا گیا۔

8

5۔ رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور
6۔ محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
7۔ جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک، لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ *
8۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات
9۔ رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن،
10۔ میاں یاور زمان	:	وزیر آبپاشی
11۔ ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ وعشر
12۔ میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر اوقاف اور مذہبی امور
13۔ ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر زراعت
14۔ جناب آصف سعید منیس	:	وزیر خصوصی تعلیم، امور نوجواناں * کھیلیں *، آثار قدیمہ اور سیاحت *
15۔ سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر سماجی بہبود اور بیت المال
16۔ ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
17۔ چودھری محمد شفیق	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
18۔ محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی، ہائر ایجوکیشن *، تحفظ ماحول *
19۔ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا	:	وزیر خزانہ
20۔ جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری سرفراز افضل	:	امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت
2۔	راجہ محمد اویس خان	:	زکوٰۃ و عشر
3۔	جناب نذر حسین	:	قانون و پارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	:	لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	حاجی محمد الیاس انصاری	:	سماجی بہبود و بیت المال
6۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	:	اوقاف و مذہبی امور
7۔	محترمہ راشدہ یعقوب	:	ترقی خواتین
8۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	ریونیو
9۔	جناب عمران خالد بٹ	:	صنعت، کامرس و تجارت
10۔	جناب محمد نواز چوہان	:	ٹرانسپورٹ
11۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	:	تحفظ ماحول
12۔	چودھری محمد اسد اللہ	:	خوراک
13۔	نوابزادہ حیدر مہدی	:	مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
14۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	:	اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
15۔	خواجہ عمران نذیر	:	صحت
16۔	جناب رمضان صدیق بھٹی	:	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
17۔	چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
18۔	جناب سجاد حیدر گجر	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرPA:4-18/2013 مورخہ 12۔دسمبر2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

19۔ رانا محمد ارشد	:	اطلاعات وثقافت
20۔ میاں محمد منیر	:	آبکاری و محصولات
21۔ رانا اعجاز احمد نون	:	زراعت
22۔ محترمہ نغمہ مشتاق	:	بہبود آبادی
23۔ جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
24۔ جناب عامر حیات ہراج	:	کان کنی ومعدنیات
25۔ رانا بابر حسین	:	خزانہ
26۔ میاں نوید علی	:	محنت وانسانی وسائل
27۔ جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	مواصلات وتعمیرات
28۔ جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
29۔ سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
30۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی وترقیات
31۔ سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
32۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	داخلہ
33۔ چودھری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
34۔ میاں فدا حسین	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
35۔ چودھری زاہد اکرم	:	کالونیز
36۔ محترمہ شاہین اشفاق	:	کوآپریٹو
37۔ محترمہ مہوش سلطانہ	:	ہائرایجوکیشن
38۔ محترمہ جوئس رُوفن جولیس	:	سکولز ایجوکیشن
39۔ جناب طارق مسیح گل	:	انسانی حقوق واقلیتی امور

11

5- ایڈووکیٹ جنرل

جناب شکیل الرحمان خان

6- ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک
سپیشل سیکرٹری	:	حافظ محمد شفیق عادل

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

بدھ،30۔مارچ2016

(یوم الاربعاء،20۔جمادی الثانی1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر3بج کر30منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَلَنَبۡلُوَنَّكُم بِشَيۡءٖ مِّنَ ٱلۡخَوۡفِ وَٱلۡجُوعِ وَنَقۡصٖ مِّنَ ٱلۡأَمۡوَٰلِ وَٱلۡأَنفُسِ وَٱلثَّمَرَٰتِۗ وَبَشِّرِ ٱلصَّـٰبِرِينَ ﴿١٥٥﴾ ٱلَّذِينَ إِذَآ أَصَٰبَتۡهُم مُّصِيبَةٞ قَالُوٓاْ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيۡهِ رَٰجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُوْلَـٰٓئِكَ عَلَيۡهِمۡ صَلَوَٰتٞ مِّن رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٞۖ وَأُوْلَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُهۡتَدُونَ ﴿١٥٧﴾

سُوۡرَۃُ البَقَرَۃ آیات155 تا157

اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میوؤں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے توصبر کرنے والوں کو(اللہ کی خوشنودی کی)بشارت سنادو۔(155)ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔(156)یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی سیدھے رستے پر ہیں(157)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

اج سک متراں دی ودھیری اے
کیوں دلڑی اداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے
اج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں
متھے چمکدی لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے
مخمور اکھیں ہن مدھ بھریاں
اس صورت نوں میں جان آکھاں
جان آکھاں کہ جان جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی میں شان آکھاں
جس شان توں شاناں سب بنیاں
سبحان اللہ ما اجملک ما احسنک ما اکملک
کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء
گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	ملک محمد وارث کلو، ایم پی اے	پی پی۔42
2۔	رانا محمود الحسن، ایم پی اے	پی پی۔196
3۔	سردار شہاب الدین خان، ایم پی اے	پی پی۔263
4۔	محترمہ میری گل، ایم پی اے	ڈبلیو۔334

تعزیت

گلشن اقبال پارک لاہور میں دہشتگردی میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

جناب سپیکر: میں مولانا صاحب سے کہوں گا کہ 27-مارچ کو گلشن اقبال پارک میں جو دہشتگردی ہوئی ہے اور اس المناک واقعہ میں جتنے بھی لوگ ہم سے جدا ہوئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ اس کے بعد ایک منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی جائے کیونکہ کچھ افراد جن کی جانیں اس میں گئی ہیں وہ غیر مسلم ہیں لہٰذا ان کے لئے بھی ہم سب کو ایک منٹ کے لئے خاموش کھڑا ہونا پڑے گا تاکہ ان کے لواحقین کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر شہدائے گلشن پارک کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: اب تمام معزز ممبران ایک منٹ کے لئے کھڑے ہو کر خاموشی اختیار کریں گے۔

(اس مرحلہ پر غیر مسلموں کے لئے ایک منٹ کے لئے کھڑے ہو کر خاموشی اختیار کی گئی)

قواعد کی معطلی کی تحریک وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان اور قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید کی طرف سے۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جب سپیکر بول رہا ہو تو آپ کی مہربانی اس میں مداخلت نہ کیا کریں، آپ کی نوازش ہو گی۔ یہ تحریک میاں محمود الرشید، جناب احمد شاہ کھگہ، قاضی احمد سعید، ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب احسن ریاض فتیانہ اور چودھری غلام مرتضیٰ ایم پی اے کی طرف سے، گلشن اقبال پارک لاہور میں ہونے والے دہشتگردی کے واقعہ کے حوالے سے قرار داد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 27-مارچ 2016 کو گلشن اقبال پارک لاہور میں ہونے والی دہشتگردی کے واقعہ کے حوالے سے مذمتی قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 27-مارچ 2016 کو گلشن اقبال پارک لاہور میں ہونے والی دہشتگردی کے واقعہ کے حوالے سے مذمتی قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 27-مارچ 2016 کو گلشن اقبال پارک لاہور میں ہونے والی دہشتگردی کے واقعہ کے حوالے سے مذمتی قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک قرار داد پیش کریں۔

قرارداد

گلشن اقبال پارک لاہور میں دہشتگردی کے المناک واقعہ کی پُرزور مذمت

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اتوار 27۔مارچ 2016 کو گلشن اقبال پارک لاہور میں ہونے والے دہشتگردی کے المناک واقعہ کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی شہادتوں پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔اس واقعہ میں بچوں اور خواتین سمیت 72 سے زائد معصوم قیمتی جانوں کا ضیاع اور تقریباً تین سو کے قریب افراد زخمی ہوئے۔

یہ ایوان اس المناک واقعہ کو بڑا سانحہ اور اس حملے کو بزدلانہ کارروائی قرار دیتا ہے جس میں تفریح کے لئے آنے والے معصوم بچوں اور خواتین کو نشانہ بنایا گیا۔یہ ایوان اس سانحہ کے شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور تمام زخمی افراد کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ ایوان افواج پاکستان، پولیس اور دیگر سکیورٹی ادارے جو ان دہشتگردوں، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما ہیں انہیں اپنی بھرپور تائید اور حمایت کے ساتھ ساتھ اس بات کا یقین دلاتا ہے کہ اس صوبے کے دس کروڑ عوام اپنی لاء انفورسنگ ایجنسیز، پولیس، ایلیٹ فورس، کاؤنٹر ٹیررازم فورس، سول و عسکری انٹیلی جنس ایجنسیز، رینجرز، افواج پاکستان کے جوانوں اور افسروں کے شانہ بشانہ اس جنگ میں کھڑے ہیں۔یہ نمائندہ ایوان گلشن اقبال پارک میں رونما ہونے والے اس افسوسناک اور ظلم و بربریت کے واقعہ کے بعد دہشتگردوں اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف آپریشن کو مزید منظم اور تیز کرنے کی بھرپور ستائش کرتا ہے اور ان ملک دشمن عناصر کے خلاف سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کے لئے دعا گو ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اتوار 27۔مارچ 2016 کو گلشن اقبال پارک لاہور میں ہونے والے دہشتگردی کے المناک واقعہ کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی شہادتوں پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔اس واقعہ میں بچوں اور خواتین سمیت 72 سے زائد معصوم قیمتی جانوں کا ضیاع اور تقریباً تین سو کے قریب افراد زخمی ہوئے۔

یہ ایوان اس المناک واقعہ کو بڑا سانحہ اور اس حملے کو بزدلانہ کارروائی قرار دیتا ہے جس میں تفریح کے لئے آنے والے معصوم بچوں اور خواتین کو نشانہ بنایا گیا۔یہ ایوان اس سانحہ کے شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہلخانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور تمام زخمی افراد کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ ایوان افواج پاکستان، پولیس اور دیگر سکیورٹی ادارے جو ان دہشتگردوں، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما ہیں انہیں اپنی بھرپور تائید اور حمایت کے ساتھ ساتھ اس بات کا یقین دلاتا ہے کہ اس صوبے کے دس کروڑ عوام اپنی لاء انفورسنگ ایجنسیز، پولیس، ایلیٹ فورس، کاؤنٹر ٹیررازم فورس، سول وعسکری انٹیلی جنس ایجنسیز، رینجرز، افواج پاکستان کے جوانوں اور افسروں کے شانہ بشانہ اس جنگ میں کھڑے ہیں۔یہ نمائندہ ایوان گلشن اقبال پارک میں رونما ہونے والے اس افسوسناک اور ظلم و بربریت کے واقعہ کے بعد دہشتگردوں اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف آپریشن کو مزید منظم اور تیز کرنے کی بھرپور ستائش کرتا ہے اور ان ملک دشمن عناصر کے خلاف سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کے لئے دعا گو ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اتوار 27۔مارچ 2016 کو گلشن اقبال پارک لاہور میں ہونے والے دہشتگردی کے المناک واقعہ کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی شہادتوں پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار

کرتا ہے۔اس واقعہ میں بچوں اور خواتین سمیت 72 سے زائد معصوم قیمتی جانوں کا ضیاع اور تقریباً تین سو کے قریب افراد زخمی ہوئے۔

یہ ایوان اس المناک واقعہ کو بڑا سانحہ اور اس حملے کو بزدلانہ کارروائی قرار دیتا ہے جس میں تفریح کے لئے آنے والے معصوم بچوں اور خواتین کو نشانہ بنایا گیا۔ یہ ایوان اس سانحہ کے شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہلخانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور تمام زخمی افراد کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ ایوان افواج پاکستان، پولیس اور دیگر سکیورٹی ادارے جو ان دہشتگردوں، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما ہیں انہیں اپنی بھرپور تائید اور حمایت کے ساتھ ساتھ اس بات کا یقین دلاتا ہے کہ اس صوبے کے دس کروڑ عوام اپنی لاء انفورسنگ ایجنسیز، پولیس، ایلیٹ فورس، کاؤنٹر ٹیررازم فورس، سول و عسکری انٹیلی جنس ایجنسیز، رینجرز، افواج پاکستان کے جوانوں اور افسروں کے شانہ بشانہ اس جنگ میں کھڑے ہیں۔ یہ نمائندہ ایوان گلشن اقبال پارک میں رونما ہونے والے اس افسوسناک اور ظلم و بربریت کے واقعہ کے بعد دہشتگردوں اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف آپریشن کو مزید منظم اور تیز کرنے کی بھرپور ستائش کرتا ہے اور ان ملک دشمن عناصر کے خلاف سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کے لئے دعا گو ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یقیناً اس پر قائد حزب اختلاف اظہار خیال کریں گے اور ان کے بعد دیگر معزز ممبران بھی اس پر اپنے رنج و غم اور افسوس کا اظہار کریں گے۔ میں اس معزز ایوان میں دونوں طرف بیٹھے ممبران کے علم میں کچھ facts لانا چاہتا ہوں تاکہ اس میں بھی ان کی قیمتی آراء آسکیں اور ان کے مطابق دہشتگردی کے خلاف ان efforts کو، اس جنگ کو اور زیادہ مؤثر طریقے سے آگے بڑھا کر کامیابی سے ہمکنار کیا جا سکے۔ میں on behalf of Punjab Government اور قائد ایوان وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اس معزز ایوان کو اس بات کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ دہشتگردی کی اس جنگ میں پنجاب حکومت کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں رکھے گی

Law نے وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ نے اس سلسلے میں no stone will be left unturned اور اس سلسلے میں وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ نے Law Enforcing Agencies اور Intelligence Agencies کو اس بات کی یقین دہانی کرائی ہے کہ انہیں اس جنگ کو جیتنے اور منطقی انجام تک پہنچانے کے لئے جو بھی وسائل درکار ہوں گے sky is the limit یعنی اس میں limit کی کوئی بات نہیں وہ مہیا کئے جائیں گے۔ چونکہ اس جنگ میں جیت کے علاوہ کوئی اور option نہیں ہے۔ دہشتگردی کے خلاف جو یہ جنگ ہے یہ کسی اکیلی سیاسی جماعت کی ہے، کسی ایک گورنمنٹ کی ہے اور نہ ہی یہ کسی فرد واحد کی ہے بلکہ یہ جنگ پاکستان کے بیس کروڑ عوام کی survival کا معاملہ ہے۔ یہ پورے پاکستان کی جنگ ہے اس میں ہماری تمام Law Enforcing Agencies کے ساتھ ساتھ تمام سول ادارے بھی موجود ہیں اور یہ ہر ادارے کی جنگ ہے۔ اس میں ہر پاکستانی ان درندہ صفت لوگوں کے خلاف ہے جن سے معصوم بچے محفوظ ہیں اور نہ ہی نہتی عورتیں محفوظ ہیں۔ انہوں نے کس ظلم اور بربریت سے اس دن کھیلتے، اچھلتے، کودتے بچوں کو نشانہ بنایا۔ ایسے لوگوں کے جو سہولت کار ہیں، ایسے لوگوں کو مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے جو لوگ ان کو پناہ دیتے ہیں، جو لوگ ان کو facilitate کرتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ انسان تو کیا درندوں سے بھی بدتر ہیں چونکہ درندے بھی اپنے بچوں سے پیار کرتے ہیں۔ اس سے پہلے جو واقعات ہوئے ہیں جن میں APS، باچا خان یونیورسٹی اور اسی طرح ملک کے دوسرے شہروں میں بھی معصوم بچوں کو نشانہ بنایا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بات واضح کرتا چلوں کہ ہماری مسلح افواج نے بے پناہ قربانیاں دے کر ضرب عضب کے تحت شمالی اور جنوبی وزیرستان میں جو safe heavens تھے جو no-go areas تھے ان کو نیست و نابود کیا اور وہاں سے ان کے safe heavens ختم کئے۔ اس وقت وہاں پر ہماری فورسز موجود ہیں لیکن ان کی کمین گاہیں وہاں پر موجود نہیں ہیں۔ اسی طرح سے دوسرے صوبوں اور پنجاب میں بھی ان کی کمین گاہوں کو نیست و نابود کیا گیا۔ اب ایسے لوگ جو ہمارے ہی گلی محلوں میں بظاہر وہ وہاں پر ایک عام شہری کی طرح موجود ہوتے ہیں، بعض صورتوں میں جو لوگ پکڑے گئے ہیں ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو بڑے پڑھے لکھے اور بڑے اچھے profession میں کام کر رہے تھے لیکن بعد میں intelligence based information کی بنیاد پر پتا چلا کہ ان لوگوں کا اندر سے کہاں کہاں پر رابطہ ہے اور ان کارروائیوں میں یہ معاون ثابت ہو رہے ہیں۔ ان لوگوں کے خلاف intelligence based operations پہلے بھی ہو رہے تھے اور ہماری intelligence agencies ان میں پوری طرح involve تھیں لیکن اب ان operations کو مزید منظم کرنے،

ان کو تیز کرنے اور اس سلسلے کو اور زیادہ تعداد میں آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ایسے لوگ جو ہمارے ہی گلی محلوں میں موجود ہیں لیکن در اصل وہ اندر سے ان درندوں سے ملے ہوئے ہیں اور ان درندوں کے آلہ کار کے طور پر کام کر رہے ہیں ان پر پوری گرفت کرنے کے لئے اور ان لوگوں کی بیخ کنی کے لئے ہماری intelligence Agencies، ہماری Law Enforcing Agencies پوری commitment کے ساتھ عمل پیرا ہیں۔ میں معزز ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ گلشن اقبال incident کے متعلق ایک گھنٹہ پہلے کی جو انفارمیشن ہے اس کے مطابق پولیس نے 164 آپریشنز کئے ہیں، CTD جو Counter Terrorism Force ہے اس نے 33 آپریشنز کئے ہیں اور ایسے آپریشنز جن میں دوسری Law Enforcing Agencies نے ان کو lead کیا یا پھر مشترکہ آپریشنز کئے وہ 149 ہیں۔ان آپریشنز کے نتیجے میں اب تک 12940 لوگوں کو سوال کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس میں یہ بات واضح کرتا چلوں کہ یہ خود کش بمبار حملہ آور گلشن اقبال پہنچا، ہو سکتا ہے ان لوگوں نے پہلے کوشش کی ہو کہ شہر کے کسی اور علاقے کو بھی ہدف بنایا جا سکے جہاں پر اور زیادہ خوف وہراس پھیلے اور اس سلسلے میں ان کے جو مذموم ارادے ہیں ان کو تسکین ملے لیکن آخر یہ جو خود کش حملہ آور ہے یہ غیر علاقے سے تو یہاں پر land نہیں ہوا یقیناً یہ یہاں پر کسی کے پاس آکر ٹھہرا ہو گا کسی نے اس کو سہولت دی ہو گی جس کے نتیجے میں وہ اس قابل ہوا کہ اس نے گلشن اقبال پارک میں آکر لوگوں کو اس انتہائی بربریت اور ظلم کا نشانہ بنایا۔اب ایسے لوگوں کو find out کرنے کے لئے یہ بڑا ضروری ہے کہ ان علاقوں کو جہاں پر intelligence based information ہو IBOs ہوں اس بنیاد پر ان علاقوں کو cordon off کیا جائے اور وہاں door to door یا جس طرح Law Enforcing Agencies مناسب سمجھیں لوگوں کو search اور interrogate کیا جائے۔اس سلسلے میں یقیناً ایک عام شہری law–abiding citizen جس کا دور دور تک اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہو گا اس کو بھی یقیناً پریشانی لاحق ہو گی لیکن اب ایسے لوگوں کی بیخ کنی کے لئے اس کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہے اس لئے میں پنجاب حکومت کی طرف سے ایسے لوگوں کے لئے پیشگی معذرت پیش کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کی بھی یہ قربانی ہے۔وہ جو law-abiding citizen ہیں ان کو اس سلسلے میں اگر کوئی دقّت ہوئی ہے تو اس حوالے سے یہ ان کی بھی قربانی ہے کیونکہ اس کے بغیر ایسے لوگوں کو sort out نہیں کیا جا سکتا۔ان 12940 لوگوں میں سے ابھی تک 410 لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور ان کی screening کا عمل جاری ہے۔410 لوگوں کے متعلق doubt

createہوا اور انہیں گرفتار کیا گیا ہے۔ ان operations کے دوران کچھ لوگوں کی طرف سے مزاحمت ہوئی جس کے نتیجے میں پانچ دہشتگرد ہلاک ہوئے ہیں اور وہاں سے کافی زیادہ اسلحہ اور دوسرا مواد ملا ہے۔ اسی طرح jet-black terrorist، یہ دہشتگردی کی ایک term ہے وہ افراد جو کہ براہ راست ان activities میں اس طرح سے ملوث ہوں کہ وہ اس کے part and parcel بن جائیں انہیں jet-black terrorist کہتے ہیں۔ اس سال چوبیس jet-black terrorist ہماری Law Enforcing Agencies کے ساتھ resist کرتے ہوئے ان کی گولیوں کا نشانہ بنے اور جہنم واصل ہوئے ہیں۔ اسی طرح سال 2015 میں اٹھاسی jet-black terrorists کو جہنم واصل کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بات کہنی چاہوں گا کہ ایسے درندے اور دہشتگرد جو کہ اس ملک کی existence کے خلاف ہیں، جو اس معاشرے کو انتشار کا شکار کرنا چاہتے ہیں، جو ہمارے معصوم بچوں کے بھی دشمن ہیں، جو اتنے درندہ صفت ہیں کہ ان کے لئے کوئی اخلاقی یا شرعی limit نہیں ہے تو ان کی بیخ کنی کے لئے ہماری Law Enforcing Agencies اور حکومت کی zero tolerance ہے۔ اس سے پہلے بھی intelligence based operations کئے جاتے رہے ہیں۔ خفیہ ایجنسیوں کو مزید مربوط اور منظم کیا جائے گا۔ یہ قومی سطح کا operation ہے۔ حزب اختلاف، حکومت، سیاسی جماعتوں، حکومتی اداروں اور Law Enforcing Agencies سب کا یہ مشترکہ آپریشن ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بات بالکل تسلیم کرتا ہوں کہ اس حوالے سے کسی کی سوچ otherwise نہیں ہو سکتی بلکہ ہر پاکستانی کی سوچ ایک ہی ہے۔ بعض لوگ غلط فہمی یا نادانستگی کی بنیاد پر اس آپریشن سے متعلق یہ بات کرتے ہیں کہ فلاں on-board ہے اور فلاں نہیں یا حکومت on-board نہیں ہے۔ وہ ایسی باتیں کر کے اداروں کے اندر تفریق ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ انتہائی نامناسب ہے۔ میں عرض کروں گا کہ سب نے شہادتیں دی ہیں۔ افواج پاکستان، رینجرز، پولیس، Intelligence Agencies اور دوسرے حکومتی اداروں کے لوگوں نے قربانیاں دی ہیں اور شہادتیں قبول کی ہیں۔ اب بھی ہر فرد پُرعزم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں سب کی ستائش، حوصلہ افزائی کرنی چاہئے اور اس قسم کی منفی بات ہرگز نہیں کرنی چاہئے کیونکہ قومی یکجہتی کے بغیر اس جنگ کو جیتنا مشکل ہے۔ ہم نے

اسی قومی یکجہتی کے ساتھ انشاءاللہ تعالیٰ اس جنگ کو جیتنا ہے اور اس ملک سے دہشتگردی کا خاتمہ کرنا ہے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی،قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!شکریہ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔راناثناء اللہ خان نے بڑی تفصیل سے ایک پالیسی بیان دیا ہے کہ حکومت دہشتگردی کے خاتمے کے لئے یہ یہ کچھ کر رہی ہے۔کاش!آج وزیر اعلیٰ پنجاب اس وقت خود ایوان کے اندر موجود ہوتے۔یہ انتہائی اندوہناک اور بھیانک واقعہ ہے۔پنجاب کی تاریخ میں کبھی اس طرح کا سانحہ رُونما نہیں ہوا۔میری اور باقی سب معزز ممبران کی خواہش تھی اور میں اب بھی کہوں گا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کو اس وقت ایوان میں موجود ہونا چاہئے تھا۔اس سے زیادہ اور urgency کیا ہو گی؟ہمارے قائد ایوان یہاں خود آ کر آج کی اس دُعا میں شریک ہوتے اور خود ہی policy statement دیتے۔وہ بطور قائد ایوان،وزیر اعلیٰ پنجاب،خادم اعلیٰ پنجاب خود بتاتے کہ انہوں نے دہشتگردی کے خاتمے کے لئے کیا کچھ کیا ہے اور آئندہ کیا کرنے جا رہے ہیں؟بہر حال میں اس لمبی بحث میں نہیں پڑوں گا۔

جناب سپیکر!گزارش یہ ہے کہ دہشتگردی کے خلاف یہ جنگ انتہائی پیچیدہ ،طویل اور کٹھن ہے۔یہ فوری ختم ہونے والی جنگ نہیں ہے۔جب ایک دو ماہ کوئی حملہ نہیں ہوتا،کوئی دہشتگردی کا واقعہ نہیں ہوتا تو یہ تاثر اُبھرتا ہے کہ سب حالات ٹھیک ہو گئے ہیں اور دہشتگردی پر قابو پا لیا گیا ہے لیکن پھر پچھلے واقعات سے زیادہ اندوہناک کوئی نہ کوئی واقعہ رُونما ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر!مجھے یہ کہہ لینے دیجئے کہ اس میں زبردست قسم کا security lapse ہوا ہے۔ہماری پولیس کے لاکھوں نوجوان ہیں،ایلیٹ فورس ہے اور ہم نے Anti-Terrorism Force بھی بنائی ہوئی ہے۔پچھلے کئی ماہ سے خفیہ ایجنسیوں کی طرف سے یہ reports آ رہی ہیں کہ لاہور شہر کے اندر خود کش بمبار داخل ہو چکے ہیں اور وہ سکولوں یا کسی بھی پبلک مقام پر حملہ کر سکتے ہیں۔گلشن اقبال پارک ایک ایسا پبلک مقام ہے کہ جہاں پر پورے پنجاب سے روزانہ ہزاروں لوگ visit کرنے آتے ہیں۔اگر وہاں پر واک تھرو گیٹ لگائے گئے ہوتے،پانچ دس پولیس والے لوگوں کی تلاشی لے رہے ہوتے اور انہوں نے آنے جانے والوں پر نظر رکھی ہوتی تو شاید یہ اندوہناک واقعہ رُونما نہ ہوتا۔وہاں پر سکیورٹی کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔گلشن اقبال پارک میرے حلقہ انتخاب میں ہے اور یہ وقوعہ میرے گھر کے سامنے ہوا ہے۔

جناب سپیکر! آج سے پہلے بھی میں متعدد مرتبہ پی ایچ اے اور مقامی انتظامیہ کو کہہ چکا ہوں کہ اتنے بڑے پارک میں پارکنگ کا کوئی انتظام نہیں ہے حالانکہ وہاں پر روزانہ ہزاروں گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں آتی ہیں۔ تمام موٹر سائیکلیں اور گاڑیاں اس پارک کے چاروں طرف سڑک پر main traffic کو روکتے ہوئے کھڑی کی جاتی ہیں جس کی وجہ سے وہاں پر ایک ہجوم ہوتا ہے اور گزرنا محال ہو جاتا ہے۔ میری ان تمام گزارشات پر کبھی کوئی توجہ نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر! میں اب بھی وزیر قانون اور دوسرے وزراء سے عرض کروں گا کہ نہ صرف اس پارک میں بلکہ جہاں جہاں پر اس طرح کے عوامی پارکس ہیں وہاں پر کار پارکنگ اور سکیورٹی کے لئے فوری طور پر انتظامات کئے جائیں۔ ہم بہت زیادہ شور سُنتے ہیں کہ CCTV کیمرے لگانے کے لئے حکومت یہ یہ اقدامات اُٹھا رہی ہے۔ بھئی! یہ جو دس بیس بڑے مقامات ہیں وہاں پر بھی سکیورٹی کا بندوبست کیا جائے۔ لاہور کے اندر تین چار بڑے پارک اور تین چار بڑے مزارات ہیں کہ جہاں پر صرف مقامی آبادی نہیں بلکہ پورے پنجاب سے لوگ آتے ہیں۔ بہت سے خاندان اس حادثہ کا شکار ہوئے ہیں۔ ان دنوں spring holidays تھیں اور واقعہ کے روز ایسٹر تھا۔ ایسے تہوار کے موقع پر بڑی تعداد میں لوگ پارکوں کی طرف آتے ہیں۔ کیا پولیس اور سکیورٹی والوں کو علم نہیں تھا کہ آج چھٹی ہے، ایسٹر ہے اور ہمیں red alert ہو کر ان پبلک مقامات پر لوگوں کی سکیورٹی کو یقینی بنانا ہے۔ میں بالکل ان سکیورٹی اداروں کو بری الذمہ قرار نہیں دیتا۔

جناب سپیکر! اس کی باقاعدہ تحقیقات ہونی چاہئیں کہ سکیورٹی پلان کس کی ذمہ داری تھی؟ حکومتی ارباب اختیار ہر روز میٹنگ میٹنگ کھیلتے ہیں۔ حکومت ہر روز میٹنگ کرتی ہے۔ ہمارے بھائی کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ (شہید) کی شہادت کے بعد ہمیں ایسے لگا کہ اب حکومت بہت چوکنی ہو گئی ہے، ادارے بڑے alert ہو گئے ہیں، intelligence sharing بڑی زبردست ہو رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ سے ہم اس طرح کا سارا اہتمام کریں گے لیکن میں وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ بالکل بھی اس پر صرف نظر نہیں ہونا چاہئے۔ لاہور پولیس، ایلیٹ فورس یا آپ نے یہاں پر جو بھی سکیورٹی کا انتظام کیا تھا آخر وہ ذمہ دار کیوں نہیں ہیں؟ یہ دو چار بڑے پارک جہاں پر ہزاروں لوگ اکٹھے تھے وہاں پر سکیورٹی کے چند لوگ بھی نہیں تھے اور وہاں پر کوئی CCTV cameras بھی نہیں تھے۔ گلشن اقبال پارک کے پانچ گیٹوں میں سے تین گیٹ بند تھے اور صرف دو گیٹ کھلے ہوئے تھے وہاں پر اگر کوئی اس طرح کا انتظام ہوتا تو شاید مجرم اس طرح کی کوئی کارروائی نہ کر سکتا۔

جناب سپیکر!آج سے سوا سال پہلے پوری قوم نے نیشنل ایکشن پلان دیا اور اُس پر ایک تاریخیconsensusہوا جس میں اس ملک کی سبھیpolitical parties نےparticipate کیا جس کے بعد اس کا20نکاتی پروگرام پوری قوم کے سامنے آیا۔اس20نکاتی پروگرام کے اندر بہت سے short term اقدامات کرنے تھے، بہت سےlong term اقدامات بھی کرنے تھے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس سنجیدگی کے ساتھ اُس نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد ہونا چاہئے تھااُس سنجیدگی کے اندر ہمیں کمی محسوس ہوتی ہے۔اب وقت آگیا ہے کہ ہم خدا کے لئے اپنی ترجیحات کو بدلیں، ہم انسانی جانوں کو اہمیت دیں، حکومت کو آنے والے دنوں میں یہ بات ثابت کرنا ہو گی کہ حکومت کی حقیقی ترجیح لوگوں کی جان و مال کا تحفظ، دہشتگردی کا خاتمہ، دہشتگردوں کو نیست و نابود کرنااور اس ناسور سے اس ملک اوراس صوبے کی جان چھڑانی ہے۔یہ زبانی جمع خرچ کی بات نہیں ہے آپ یہاں پر بھلے اربوں روپیہ لگائیں، جہاں پر دیگر منصوبوں پر24/24گھنٹے3/3شفٹوں میں کام ہو رہا ہو گا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ سارے لوگ دیکھ اور سمجھ رہے ہیں کہ کس کام کوpriority دی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!میں آپ سے گزارش کروں گا کہ خدارا زبانی جمع خرچ سے آگے بڑھ کر اس کی حقیقی ترجیح پر آ جائیں کہ دہشت گردی کا خاتمہ کرنا ہے۔جب یہ نیشنل ایکشن پلان بنا ہے تو اب دہشتگردی کا خاتمہ ایجنڈا نمبر ایک ہونا چاہئے۔اورنج لائن ٹرین، فلائی اوورز اور انڈر پاسز آپ بھلے بنائیں لیکن یہ نمبر ایکpriority نہیں ہونی چاہئے، نہیں ہونی چاہئے، نہیں ہونی چاہئے اور نمبر ایک priority لوگوں کی جان و مال کا تحفظ ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر!میں اس ایوان کے توسط سے حکومت کی توجہ ایک اور بات کی طرف بھی دلاؤں گا کہ کلبھوشن یادیو پکڑا گیا ہے تو اس میں ہم بیرونی مداخلت کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔میں حکومت سے یہ توقع رکھتا ہوں اور پوری قوم یہ اُمید رکھتی ہے کہ ہمارے ہاتھ یہ ایک ایسا موقع آگیا ہے کہ ہم اپنے ازلی اور ابدی دشمن بھارت جس کا وزیر اعظم بنگلہ دیش میں کھڑے ہو کر کہتا ہے کہ آپ کی آزادی کے لئے ہم نے بھی اپنا خون بہایا ہے اور ہم نے آپ کو آزادی دلائی ہے اُس کی یہ باتon record ہے اور یہ بات ساری دنیا نے سُنی، پڑھی اور دیکھی ہے۔اگر بھارت کا ایک ایجنٹ ہمارے پاس آگیا ہے تو ہم اُس پرfocus کر کے کسی مسلک، کسی دباؤ اور کسی بھی اور وجہ سے اس پر ہم پست روی نہ دکھائیں۔اس پر پورا home work کر کے پوری دنیا کے سامنے بے نقاب کریں کہ ہمارے ازلی دشمن بھارت کی ایجنسی "را"

کے net work کی وجہ سے بلوچستان، کراچی اور پورے ملک کے اندر دہشتگردی ہو رہی ہے تاکہ پاکستان کو غیر مستحکم کیا جا سکے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ گزارش کروں گا کہ تمام political parties اپنے چھوٹے موٹے تمام اختلافات بُھلا کر اس بات پر متحد ہیں۔ میں پی ٹی آئی کی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ دہشتگردی کے خاتمہ پر کسی قسم کا کوئی compromise، کوئی لچک، کوئی سُستی اور کوئی کوتاہی کسی صورت میں نہیں ہونی چاہئے۔ ہم ساری political parties متحد ہو کر پوری قوم کو یہ پیغام دیں کہ ہم سب اکٹھے ہیں اور ہماری اوّلین ترجیح آپ کی جان و مال کا تحفظ ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! گلشن اقبال پارک میں جو سانحہ ہوا ہے آج اُس کا تیسرا روز ہے، پوری قوم سوگ اور سکتہ کے اندر ہے۔ پوری قوم نے اس دُکھ کو محسوس کیا ہے اور پورے پاکستان کے اندر ایسے مرد و خواتین موجود ہیں جنہوں نے اس سانحہ پر آنسو بہائے ہیں اور اس کرب کو محسوس کیا ہے۔ اس سوگوار ماحول کے اندر اس وقت ہمارا اجلاس جاری ہے۔ رانا ثناء اللہ خان نے جو کچھ کہا ہے میں اُس کو پوری طرح endorse کرتا ہوں۔ یقیناً اُن کی اور ان کی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ دہشتگردی کی اس لعنت کے ساتھ پوری منصوبہ بندی اور پوری قوت کے ساتھ نمٹیں۔ میں اپنی طرف سے، جماعت اسلامی کی طرف سے اور ملی یکجہتی کونسل صوبہ پنجاب کے صدر ہونے کے ناتے سے میں تمام دینی جماعتوں کی طرف سے اس اندوہناک واقعہ کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ مغرب ایسے واقعات کے پس منظر میں دہشتگردی کو دین اسلام کے ساتھ جوڑنے کی سازش کرتا ہے اور پوری دنیا کو یہ سبق پڑھانے کی کوشش کرتا ہے کہ یہ اسلام ہے جو دہشتگردی کو promote کرتا ہے لیکن یہ بات میں اور آپ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ دین اسلام تو سلامتی کا دین ہے اور خود رب تعالیٰ قرآن عالی شان کے اندر اس بات کا اظہار تو کرتا ہے کہ کسی ایک معصوم انسان کا قتل، اس سے قطع نظر کہ وہ کس دین اور کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے اُس کا قتل، پوری انسانیت کا قتل ہے تو اس حوالے سے مغرب جس طرح اس سازش کو پروان چڑھانے کی کوشش کرتا ہے یہ بھی قابل مذمت ہے اور انشاء اللہ ہم اپنے کردار کے ساتھ یہ ثابت کریں گے کہ دین اسلام سب کو اپنے دامن سلامتی کے اندر جگہ دیتا ہے۔

جناب سپیکر! ہماری مسلح افواج اس وقت ضرب عضب کے نام سے اس لعنت کے خاتمے کے لئے نبرد آزما ہے یقیناً پوری قوم اُن کی پشت پر ہے اور وہ جو قربانیاں دے رہے ہیں اُس پر اُن کی حوصلہ افزائی بھی کرتی ہے اور اُن کا شکریہ بھی ادا کرتی ہے۔ اسی طرح اس کے ساتھ ساتھ دوسرے ادارے جیسے رینجرز، پولیس، اب ڈولفن فورس بھی میدان کے اندر ہے اور ہمارے انٹیلی جنس ادارے بھی اس لعنت کے خلاف اپنی کارروائیاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں ہم اُس کی بھی تحسین کرتے ہیں لیکن میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہم جس طرح overall دیکھتے ہیں کہ ہمارے ہر ادارے میں کمزوریاں موجود ہیں، کرپشن موجود ہے اُس کے نتیجے میں lapses ہوتے ہیں اور ہم نے کسی بھی میڈیا پر نہیں دیکھا کہ گلشن اقبال پارک میں کوئی CCTV Cameras کی طرف سے قوم کو کوئی چیز دکھائی گئی ہو کہ وہاں پر یہ کیمرے نصب تھے اور انہوں نے یہ کچھ پکڑ پکڑائی کرنے کی کوشش کی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں اور میں یہ تنقید کے ضمن میں بات نہیں کر رہا۔ ہم سب اس دکھ کو محسوس کرتے ہیں اور ہم سب اس ایوان میں اکٹھے ہیں لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو lapses ہیں ان کا جائزہ لیا جانا ضروری ہے۔ اس سے قوم کو آگاہی دینا بھی قوم کے حوصلے کو بڑھانے والی بات ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے میں آپ کے توسط سے رانا صاحب اور حکومت کو یہ گزارش کروں گا کہ لاہور میں جو اندوہناک واقعہ رونما ہوا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس کے متعلق کوئی ابتدائی چیز سامنے آئی ہے کہ اس میں یہ ملوث تھا اور یہ معاملہ تھا۔ اس طرح کی چیزیں سامنے آئی ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں اور ایوان کے behalf پر بالکل جائز طور پر یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ اس کی انوسٹی گیشن میں جو بھی progress ہو، جو بھی سہولت کار trace out ہوں اور جو پیچھے master mind ہیں ان سب کے حوالے سے جو بھی پیش رفت ہو تو اس ایوان کا حق ہے کہ ہمیں اس حوالے سے پوری آگاہی مسلسل طور پر دی جانی چاہئے تاکہ اس میں جو بھی lapses ہیں ان پر یہ ایوان اپنی inputs دے سکے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بات بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ بعض اوقات میڈیا کے اندر اپنے مقاصد کے تحت چیزوں کو tilt کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس طرح یہ بات کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ دینی مدارس اس کو پروان چڑھاتے ہیں۔ میں خود جنوبی پنجاب کے علاقہ بہاولپور سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں ان کا نام نہیں لیتا دو تین RPO's ہیں کہ جب اس طرح کے واقعات رونما ہوتے ہیں تو ہم سر جوڑ کر بیٹھتے ہیں اور گفتگو کرتے ہیں تو وہ سب اس بات کو endorse کرتے رہے کہ

ہمارے جتنے بھی دینی مدارس ہیں ان میں اس طرح کی کوئی دہشتگردی یا اسلحہ کی ٹریننگ اور اس طرح کی کوئی چیز نہیں دی جاتی لیکن ظاہر ہے کہ کچھ نہ کچھ مذہبی اختلافات اپنی جگہ پر موجود ہیں۔ اس طرح کے واقعات جب ہوتے ہیں تو کچھ لوگوں کو pick کیا جاتا ہے اور کس طرح ان کو استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ساری چیزیں ایسی ہیں کہ جن کو حل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت کو احتیاط کے ساتھ ان سارے معاملات کو دیکھنے کی ضرورت ہے کہ اگر کوئی اسے اسلام کے ساتھ link کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس چیز کو curb کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تین روز پہلے بہت بڑا سانحہ گلشن اقبال پارک میں رونما ہوا۔ اس سانحہ میں بہت سے لوگ شہید ہوئے اس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ ان کے ورثاء کے ساتھ جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ جانیں تو واپس نہیں آ سکتیں لیکن ان کی قربانیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آئندہ حکومت سکیورٹی کے حوالے سے معاملات کو بہتر کرے۔ آج کا اجلاس پنجاب اسمبلی کی تاریخ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ آج اس دہشتگردی کے مسئلہ پر آپ نے مہربانی کرتے ہوئے اپوزیشن اور حکومت کو بولنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ اس اسمبلی کے اجلاس کی جو seriousness ہے اس کی اہمیت کے پیش نظر میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب، آئی جی پنجاب اور ہوم سیکرٹری کو یہاں پر موجود ہونا چاہئے تھا۔ یہ بھیڑ بکریوں کا اجلاس نہیں ہے یہ دس کروڑ عوام کا نمائندہ ایوان ہے جہاں پر ہم سب بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ تمام یہاں پر آتے اور پوری قوم دیکھتی کہ ہمارے نمائندے اور متعلقہ بیوروکریسی کے افسران یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کام میں مصروف ہیں۔ وہ فارغ تو نہیں بیٹھے۔ آپ ایسے نہ کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس سے زیادہ کوئی کام اہم نہیں ہے، انسانی جان سے زیادہ کوئی کام اہم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کی بات اپنی جگہ پر اہمیت رکھتی ہوگی کہ وہ کسی پراجیکٹ کو کر رہے ہوں گے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کہنا اپوزیشن کا اور میرا حق ہے اور سننا آپ کا فرض ہے۔ ہم یہ

بات یا جو مطالبہ کر رہے ہیں یہ ناجائز نہیں کر رہے۔ ہم جائز بات کر رہے ہیں اور جائز بات کو سننا آپ پر بھی اتنا ہی لازم ہے۔

جناب سپیکر: جی۔ آپ کے لئے بھی ایسا کرنا لازم ہے۔ بڑی مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ تھوڑا عرصہ پہلے نیشنل ایکشن پلان کے تحت ساری جماعتوں نے بیٹھ کر کچھ باتیں آپس میں discuss کیں۔ ان کو عملی طور پر پنجاب میں بھی اسی طرح ہی اپنایا جانا چاہئے تھا جس طرح باقی صوبوں کے اندر ہو رہا ہے لیکن بدقسمتی سے شاید اتنے زور کے ساتھ اس طرح نہیں کیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں نیشنل ایکشن پلان پر عمل کرنا چاہئے۔ اس میں کوئی scoring points نہیں ہے۔ دہشتگردی کے خلاف اپوزیشن حکومت کے ساتھ کھڑی ہے۔ جہاں پر ہماری ضرورت ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ حکومت کے ساتھ مل کر پنجاب کے عوام کے لئے جن سے یہ بھی mandate لے کر آئے ہیں اور عوام نے ہمیں بھی mandate دے کر یہاں بھیجا ہے۔ اس کا احترام کرتے ہوئے جو national issues ہیں ہم انشاء اللہ ان کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔

جناب سپیکر! یہاں پر میں چند ایک باتیں پولیس کے حوالے سے بھی کرنا چاہوں گا۔ یہاں گزارش یہ ہے کہ فوج، رینجرز، Law Enforcing Agencies اور پولیس کی قربانیوں سے کسی کو کوئی انکار نہیں ہے۔ انہوں نے بہت قربانیاں دی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ عوام کی قربانیاں بھی اپنی جگہ پر موجود ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اگر ہم تھانہ کو جو کہ basic unit ہے اس کو مضبوط کریں۔ اس میں نفری کی کمی کو پورا کریں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ beat system کو مضبوط کریں تاکہ جو first information تھانے کی سطح پر آتی ہے وہ روزانہ کی بنیاد پر compile ہو اور متعلقہ اداروں تک جائے اور اس کے مطابق plan کو آگے لے کر جایا جا سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید ایسا نہیں ہو رہا، کاغذوں کی حد تک beat officers موجود ہیں لیکن کسی اہلکار کی ڈیوٹی جس گلی اور محلہ میں ہے وہ عملی طور پر وہاں نہیں کھڑا بلکہ کسی دوسری جگہ پر ڈیوٹی کر رہا ہے۔ وہ شاید کسی کے ساتھ protocol کی ڈیوٹی کر رہا ہے۔ اگر حکومت اس کو بہتر انداز میں بحال کرے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو first information آپ کے پاس آتی ہے وہ اچھے انداز میں آ جائے گی۔

جناب سپیکر! ایک عام دکاندار کو اور ایک عام پرائیویٹ سکول کے مالک کو یہ تو کہا جاتا ہے بلکہ ڈنڈے کے زور پر کہا جاتا ہے اس کے خلاف پرچہ بھی کر دیا جاتا ہے کہ آپ نے CCTV کیمرہ لگانا ہے،

آپ نے walk through gateلگانا ہے اور آپ نے سکیورٹی کا انتظام کرنا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ حکومت پہلے خود Model بن کر ان جگہوں پر CCTV کیمرے لگائے اور عوام کو بتائے کہ ہم نے اپنا کام پورا کر لیا ہے اب آپ نے اپنا کام پورا کرنا ہے۔ اس دھماکے کی کتنی footagesآئی ہیں؟ گلشن اقبال پارک ایک بڑا پارک ہے جہاں سے حکومت کروڑوں روپیہ کماتی ہے وہاں سے کتنی footagesآئی ہیں، وہاں کتنے کیمرے لگائے گئے تھے؟

جناب سپیکر! میں اس معاملے میں بالکل تنقید نہیں کرتا کہ جو جیکٹ پہن کر آیا ہے اس کو نہیں روکا جا سکتا ہے لیکن اس کو کم کیا جا سکتا ہے۔ میں اس کا دوسرا پہلو یہ عرض کر رہا ہوں کہ وہاں

پر آپ نے کتنے camerasلگائے ہوئے ہیں جس کے ذریعے ہمیں پتا چل سکے کہ وہ دھماکا کرنے والا کون تھا؟ لیکن بد قسمتی سے عام لوگوں پر تو حکومت کا زور چلتا ہے لیکن اپنے اداروں پر اس کا زور نہیں چلتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ دہشتگردی ہر جگہ سے اور پورے پاکستان سے ختم ہونی چاہئے۔ دہشتگردی کے جو دوسرے پہلو ہیں جن میں ہم اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دے رہے جو کہ ان کا حق آئین کے آرٹیکل 25(a) کے مطابق ہے وہ انہیں نہیں دے رہے وہ بھی بہت بڑی دہشتگردی ہے۔ جو صحت کی سہولتیں ہم اپنے بندوں اور اپنی عوام کو نہیں دے رہے جو کہ شاید ہماری priority میں شامل نہیں ہے وہ بھی دہشتگردی ہے۔ ہسپتالوں میں لوگ دوائی، بیڈ اور ناکافی سہولتیں ہونے کی وجہ سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کے مر جاتے ہیں، وہ بھی تو دہشتگردی ہے۔ ہمیں اپنی ترجیحات کو تبدیل کرنا ہوگا اگر ہم اپنی ترجیحات کی تبدیلی کریں کہ تھوڑا سا ٹائم اور عوام کے خون پسینے کا پیسا ان کی حفاظت کے لئے بھی لگا لیا جائے۔ یہ اورنج لائن ٹرین کا ایک ایک pillar تین تین کروڑ روپے کا بن رہا ہے اس پر سے تھوڑی سی توجہ ہٹا کر دوسری طرف بھی چلے جائیں۔ میں حکومتی وزراء کی باتیں پریس کانفرنس کے دوران بھی سن رہا تھا کہ لاہور میں کوئی ایسا علاقہ نہیں ہے جہاں بندہ نہ جا سکے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ باتیں آپ پری بجٹ میں کرنا۔ بڑی مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ وزراء بند روڈ سے مغرب کے بعد ذرا نیچے تو اتریں پھر میں دیکھتا ہوں کہ یہ کس طرح وہاں جاتے ہیں اور یہ ذرا دوسرے ایسے علاقوں میں جائیں، یہ رات گیارہ بجے کے بعد فیملیز کے ساتھ ذرا باہر تو نکلیں۔ تھانوں میں جو رپورٹس درج نہیں ہوتیں اس کا ذرا اندراج تو

دیکھیں کہ وہ کتنا ہے۔ ہم ان کے ساتھ کھڑے ہیں لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ خدارا اپنی ترجیحات کو تبدیل کریں۔ تھوڑے سے پیسے کمانا کم کر دیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بس دو گز کی زمین ہی چاہئے اور کچھ نہیں چاہئے۔ صرف مہربانی کر کے اپنی ترجیحات کو تبدیل کریں کہ بعد میں جن کے لئے پیسے چھوڑ کے جانے ہیں پتا نہیں انہوں نے دعا بھی کرنی ہے یا نہیں۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! وہ پیسا مہربانی کر کے عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لئے لگائیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ۔ اب قاضی احمد سعید بات کریں۔

قاضی احمد سعید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! 27۔مارچ کو گلشن اقبال پارک میں دہشتگردی کا جو واقعہ ہوا جس میں 72 ننھے بچے، بوڑھے، مسلم اور غیر مسلم شہید ہوئے ہیں۔ ہم اس افسوسناک واقعے کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔ اس واقعہ میں دو اہم باتیں ہیں۔ یہ واقعہ ہو گیا اور لاہور میں کئی ننھے شہری شہید ہو گئے ان کے لواحقین سے اظہار افسوس کیا جائے گا۔ جن لوگوں نے یہ مذموم حرکت کی ان کی مذمت کی جائے گی۔

جناب سپیکر! میری صرف یہ گزارش ہے کہ جب اپوزیشن بات کرتی ہے اس کی ہر بات کو تنقید نہ سمجھا جائے۔ تعمیری تنقید کرنا اپوزیشن کا فرض ہے اس واقعہ کا دوسرا رُخ یہ ہے کہ اتنے بڑے پارک میں جہاں ہزاروں لوگ۔۔۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب! وہ بات ہو گئی ہے آپ اس کی repetition نہ کریں۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! جہاں ہزاروں لوگ روزانہ آتے ہیں وہاں پر آخر سکیورٹی lapse کیوں ہوا ہے؟

جناب سپیکر: مہربانی کریں ذرا جلدی بات کر لیں۔ ایسے نہ کریں ابھی دوسروں کو بھی ٹائم دینا ہے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! اس ملک میں، پنجاب میں، سرحد میں اور خیبر پختونخوا میں ہمارا پورا ملک دہشتگردی کی لپیٹ میں ہے۔ آپ دیکھیں کہ کتنے بڑے بڑے واقعات ہو چکے ہیں جیسا کہ آرمی پبلک

سکول میں ہمارے بچوں کو شہید کیا گیا، ہمارے colleague کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید ہوئے اور پاکستان پیپلز پارٹی کی قائد محترمہ بے نظیر بھٹو شہید خود دہشتگردی کا شکار ہوئیں۔ میرے کہنے کا یہ مقصد تھا کہ کتنا بڑا پارک ہے اور کتنا مصروف ترین وہ علاقہ ہے اگر وہاں پر سی سی ٹی وی کیمرہ جات لگے ہوتے تو حکومت کو دہشتگردوں تک اور ان کے سہولت کاروں تک پہنچنے میں آسانی ہوتی۔ اپوزیشن یہ کہہ رہی ہے کہ اس کے بارے میں حکومت کو سوچنا چاہئے جن افسران نے اس میں کمی کوتاہی کی ہے ان کو بھی سزائیں ہونی چاہئیں، ان کے خلاف بھی ایکشن ہونا چاہئے۔ میری صرف یہی گزارشات تھیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! ہم اپنی آرمی، پولیس، رینجرز اور ان جوانوں کو جو اس دہشتگردی کی جنگ میں عوام کا ساتھ دے رہے ہیں ان کی تعریف کرتے ہیں۔ پنجاب میں بھی دوسرے صوبوں کی طرح رینجرز اور آرمی فورسز کا آپریشن انتہائی ضروری ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ چودھری غلام مرتضیٰ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب شہزاد منشی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ حنا پرویز بٹ! بہت short بات کرنی ہے کیونکہ ٹائم بہت کم ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! یہ charter of demand ہے اور میں یہ permission لینا چاہتی ہوں کہ can I speak in English.

جناب سپیکر: محترمہ! ٹھیک ہے آپ کی بات مان لیتے ہیں۔ اگر اردو میں بات کرلیں کیونکہ آپ کی زبان بھی اردو ہے تو پھر اس سے کیا فرق پڑے گا؟ آپ نے لکھا ہوا نہیں پڑھنا آپ زبانی بات کریں۔ بولیں ذرا جلدی کریں۔

MRS HINA PERVAIZ BUTT: Mr Speaker! I just want to present the charter of demand the closure of all extremist brand Madrasa in Pakistan all the Madrasas should be regulated under the Government and syllabus of Madrasa should be given by Government and arrest all the extremist in Pakistan. The second charter of demand is the Mosques, all Mosques should be under the control of the state only the state, designated scholars should write the script read in mosques and we demand to end all the extremism in Pakistan. Thank you.

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں نے کب سے اپنا نام بھیجا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ نے کیا بھیجا ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں نے کب سے اپنا نام بھیجا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں دیکھتا ہوں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں نے تمام خواتین کی طرف سے present کرنا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ابھی دیکھتے ہیں جب آپ کی باری آئے گی۔ اب سبطین خان صاحب کی باری ہے۔

جناب محمد سبطین خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں جو باتیں کرنے لگا ہوں اس میں شاید ایک دو باتیں repeat بھی ہو جائیں کیونکہ topic ایک ہے۔ ہم نے ایک ہی بات جس کو condemn کرنا ہے وہ دہشتگردی ہے۔ اس واقعہ پر مجھے بہت افسوس ہوا ہے اور اس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔ ایسا واقعہ خدانخواستہ لاہور میں، پنجاب میں، کسی صوبے میں یا صوبے کے کسی بھی حصے میں ہو being Pakistani and being Muslims انسانیت کی روح سے اور ہر لحاظ سے ہم اس چیز کو condemn کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ معاف کرے جب بھی اس طرح کا واقعہ ہوا ہے تو میرا خیال ہے کہ گورنمنٹ سے زیادہ اپوزیشن آگے بڑھ کر ایسے واقعات میں سامنے آئی ہے، ہم نے ہمیشہ گورنمنٹ کا بلکہ اپنے ملک اور اپنے صوبے کا ان معاملات میں ساتھ دیا ہے اور ہم نے یہ کبھی تفریق پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی۔ آپ آج ہی کا واقعہ دیکھ لیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے علیحدہ resolution آئے اور متحدہ اپوزیشن کی طرف سے علیحدہ آئے تو ہم نے کہا کہ ہم اکٹھے ہیں چاہے دہشتگردی ہو یا ملک پر خدانخواستہ کوئی disaster ہو اس میں ہم نے ہمیشہ گورنمنٹ کا ساتھ دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پاکستان کا ساتھ دیا ہے۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! sitting گورنمنٹ کا مطلب یہی بنتا ہے۔ اس کے ساتھ ہم یہ بھی کہیں گے کہ ایک پارک اور public place پر اس طرح کا واقعہ ہوا تو کیا اس کی یہ remedy ہے کہ پنجاب اور لاہور کے سارے پارک بند کر دیں۔ اللہ نہ کرے کہ ہسپتال میں اس طرح کا واقعہ ہو تو کل

آپ کہیں کہ ہسپتال ہی بند کر دیں۔ یہ ان چیزوں کا کوئی حل نہیں ہے لہٰذا اس وقت ضرورت اس چیز کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے شواہد اکٹھے کرنے تھے اور کچھ چیزیں دیکھنی تھیں۔ جب وہ تحقیق کر رہے ہوں تو خدا نخواستہ کوئی mishap ہو جائے تو اچھی بات نہیں ہے۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! اللہ معاف کرے یہ ایک پارک میں ہوا ہے لیکن ہمیں سارے پارک بند نہیں کرنے چاہئیں بلکہ ہمیں اپنے سسٹم کو درست کرنا چاہئے۔ بات یہ ہے کہ اگر کیمرے ہوتے، CCTV footages ہوتیں اور وہاں پر proper سکیورٹی کا انتظام ہوتا تو شاید یہ سکیورٹی lapse اور اس طرح کے واقعات نہ ہوتے۔ ہم ان چیزوں اور اپنی کوتاہیوں کو درست کرنے کی بجائے یہ کہیں کہ یہ بھی بند کر دیں اور وہ بھی بند کر دیں۔ اس وقت simple بات ایک ہی ہے کہ ہمیں اپنی armed forces کا ساتھ دینا چاہئے اور ہمیں proper طریقے سے intelligence sharing کرنی چاہئے نہ کہ ہم minutest details میں چلے جائیں کہ رینجرز یا پاک فوج پنجاب targeted آپریشن کر رہی ہے بلکہ ہم اپنی پاک فوج کے ساتھ اور پیرا ملٹری فورسز کے ساتھ کھڑے ہوں۔

جناب سپیکر! ہمیں ایک دفعہ یہ تہیہ کرنا چاہئے بلکہ یہ تہیہ کرنا پڑے گا کہ اس ناسُور سے ہمارے ملک کو پاک ہونا چاہئے اور اس ناسُور کا chapter ہمیشہ کے لئے close ہونا چاہئے تب ہی آپ اس چیز کے دعویدار بن سکتے ہیں کہ ہمارا ملک ایک prosper country ہے یا ہمارا صوبہ ترقی کی طرف جا رہا ہے۔ میں بھی اس چیز کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ اس سے اہم کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر ہمارے چیف منسٹر صاحب آج یہاں موجود ہوتے تو ہمیں خوشی ہوتی کیونکہ یہ ایوان پورے پنجاب کو represent کر رہا ہے۔ یہ ایوان ایک تحصیل یا ضلع کو نہیں بلکہ پورے پنجاب کو represent کر رہا ہے لہٰذا آج اگر وزیر اعلیٰ موجود ہوتے تو اس میں اُن کے اپنے قد کاٹھ اور وقار میں اضافہ ہوتا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہیں لہٰذا آپ بات کریں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بالکل موجود ہیں جنہوں نے ٹھیک بات کی ہے لیکن اگر چیف منسٹر صاحب ہوتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔ مثال کے طور پر آپ دیکھیں کہ اگر ملک میں بجلی یا گیس نہ ہو تو گزارا ہو سکتا ہے لیکن جہاں human life safe نہ ہو اور لوگ گھروں سے باہر نکلیں تو ان کو یہ بھی پتا نہ ہو کہ اللہ معاف کرے ہمارے بچے، خواتین اور بزرگ خیر سے شام کو گھروں کو لوٹیں گے تو یہ

سب سے اہم issue ہے اس لئے اگر وزیر اعلیٰ آج یہاں ہوتے تو زیادہ بہتر ہوتا، اُن کے قد کاٹھ میں اضافہ ہوتا اور Writ of the Government وہ خود explain کرتے۔

جناب سپیکر! میں یہ توقع کرتا ہوں کہ ہم سب اپنی فوج کے شانہ بشانہ چلیں گے، اس دہشتگردی کو ختم کریں گے اور اللہ کرے کہ آنے والے دنوں میں دہشتگردی سے پاک معاشرہ صوبہ پنجاب اور ہر صوبہ alongwith پاکستان ہو تاکہ ہمیں یہ tensions and problems نہ ہوں۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ اللہ نہ کرے کہ کوئی حادثہ ہو جاتا ہے تو اس میں جتنی compensation دی جا سکتی ہے دہشتگردی کی compensation کو بڑھایا جائے کیونکہ دہشتگردی وہاں ہو جاتی ہے جہاں گورنمنٹ کا lapse ہو لہٰذا اس compensational amount کو double کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی آپ کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ فائزہ احمد ملک!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ لاہور ہو، پشاور ہو، کراچی ہو یا بلوچستان کا شہر کوئٹہ ہو یہ تمام شہر پاکستان کے شہر ہیں اور ایک پاکستانی کی حیثیت سے میں سمجھتی ہوں کہ ان شہروں میں رہنے والے لوگ جب ایسے سانحات سے متاثر ہوتے ہیں تو نہ صرف وہ لوگ ذاتی طور پر متاثر ہوتے ہیں بلکہ دیکھا جائے تو اس شہر اور صوبے کی ترقی بھی متاثر ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ وہاں کے رہنے والے لوگ کتنے کتنے عرصے تک اس سانحہ کے زیر اثر رہتے ہیں اور اس طرح کی چیزیں ہم سب کے لئے تکلیف کا باعث ہیں۔ سانحہ گلشن اقبال پارک کے حوالے سے میں یہ کہنا چاہوں گی کہ لاہور میں اس طرح کے پہلے بھی بہت بڑے بڑے واقعات ہو چکے ہیں جو کہ ہم سب کے لئے اور لاہور میں رہنے والے لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث ہیں۔ پوری دنیا میں جہاں بھی کہیں دہشتگردی سے لوگ متاثر ہو رہے ہیں اس حوالے سے ہم سب انسانی دل رکھتے ہیں جس کے اندر بہت نرمی ہے اور ہم اس کے لئے دُکھی ہیں۔ جہاں ہم سب یہ کہتے ہیں کہ ہم سب ایک ہیں اور دہشتگردی پر جنگ لڑنے کے لئے چاہے کوئی بھی حکومت ہو ہمیں اُس حکومت کو تمام سیاسی جماعتوں کو سپورٹ کرنا ہے اور یہ عزم لے کر ہم دہشتگردوں کو پچھلے کئی برس سے یہ message دے رہے ہیں کہ تمام سیاسی جماعتیں حکومتِ وقت جو دہشتگردی کی جنگ لڑ رہی ہوتی ہے اُس کے ساتھ کھڑی ہوتی ہیں لیکن یہاں میں یہ بات بھی افسوس سے کہوں گی کہ حکومتِ وقت کو بھی اپنا قبلہ درست کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ wind up کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! حکومتِ وقت کو سیاسی جماعتوں کی دہشتگردی کے سلسلے میں مفت support مل رہی ہے لہٰذا اس میں حکومتِ وقت کو بھی قبلہ درست کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر سیاسی جماعتوں کے workers پر لاٹھیاں چلائی جائیں یا اُن کو تھپڑ مارے جائیں تو پھر سیاسی جماعتیں کہاں کھڑی ہوں گی اور وہ کس طرح حکومت کو support کریں گی؟

جناب سپیکر: جی، آپ کی بہت مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کل لاہور میں ہمارے workers کے ساتھ جو واقعہ ہوا میں اُس کو مختصر mention کرنا چاہ رہی ہوں کہ جس طرح ہمارے workers کو مارا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اس پر کچھ لکھ پڑھ کر لائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ہم بڑے ولولے کے ساتھ اس شہر کے لوگوں اور زخمی لوگوں کی مدد کرنے کے لئے ساتھ ہیں۔ کل جو واقعہ ہوا ہے ہم اس کی بھی مذمت کریں۔

جناب سپیکر: جی، آپ دوسرے کام میں بات کرنا شروع ہو گئی ہیں لہٰذا آپ کا بہت شکریہ۔ جی، ڈاکٹر فرزانہ نذیر!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ

جناب سپیکر: آپ نے دو منٹ میں بات کرنی ہے اور irrelevant بات میں نہیں سنوں گا۔ مہربانی

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جتنا بولا گیا اتنا بول لوں گی کیونکہ اتنا دلخراش واقعہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کو اتنی اجازت نہیں دے سکتا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! تین منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب آپ بولیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! 27۔مارچ کو جو دلخراش واقعہ ہوا ہے اُس پر پوری قوم خون کے آنسو رو رہی ہے۔ میں تمام خواتین پارلیمنٹیرین کی طرف سے۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمنٹیرین موجود ہیں لہٰذا آپ اپنی بات کریں جو آپ کہنا چاہتی ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! نمائندہ ایک ہی ہوتا ہے باقی چاہے ہوں یا نہ ہوں۔ میں اُن کی طرف سے اظہارِ افسوس کرتی ہوں اور جنھوں نے یہ گھٹیا حرکت کی ہے اُس پر اظہارِ مذمت پیش کرتی ہوں۔ جب ہم immediately ہسپتال پہنچے تو ہم نے multiple injuries دیکھیں۔ اس وقت وزیر اعظم نے بھی اپنی تمام مصروفیات ترک کیں، وہ اس لئے کیں کیونکہ اُن کے دل میں قوم کا غم ہے۔ ابھی اس مشکل وقت میں ہمیں اور اپوزیشن کو ایک پلیٹ فارم پر ہونا ہے جیسے ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے کہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بات ختم کریں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! یہ دھرنے ختم کروائے جائیں تاکہ ایک طرف ہی concentration ہو کیونکہ لوگوں کی جانیں لٹ رہی ہیں۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے فرمایا تھا کہ قوموں پر مشکل وقت آتا ہے تو اس وقت اپوزیشن ہو یا حکومت ساری قوم ایک ہونی چاہئے۔ میری طرف سے کچھ تجاویز ہیں کہ تمام ہسپتالوں اور یونیورسٹیوں میں wide range کیمرے لگائے جائیں اور ایلیٹ فورس کھڑی کی جائے۔ صرف کیمروں سے بات نہیں بنی کیونکہ جو determined ہو کر آتا ہے کہ میں نے بم باندھ کر یہ اڑانا ہی اڑانا ہے تو اس کی entry کو بھی روکا جائے۔ یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے جس میں سینکڑوں بچے یتیم بھی ہوگئے ہیں اور گھر بھی اجڑ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری اپوزیشن سے بھی یہی درخواست ہے کہ آئیں اور ہم سب مل کر اس محاذ پر اکٹھے ہوں اور گلی گلی، کوچے کوچے ہم خود بھی توجہ کریں۔ ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے یا وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کو تنقید کا نشانہ بنانے کی بجائے جو ہمارا کام ہے ہم وہ فرض سرانجام دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: بہت مہربانی آپ کی اور شکریہ۔ محترمہ شنیلا رُوت!

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں اس بربریت کے واقعہ پر جو ایسٹر کے روز گلشن اقبال پارک میں ہوا، مذمت تو بہت چھوٹا لفظ ہے اور اکثر سیاست دان مذمتی قرار دادیں اور condemnation کے الفاظ استعمال کرتے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ اب یہ لفظ بہت چھوٹا رہ گیا ہے۔ یہ واقعات پہلے بھی ہوتے رہے ہیں اور یہ جو المناک واقعہ ایسٹر والے دن ہوا جس میں بہت سے ہنستے کھیلتے بچے مارے گئے اور بہت سے گھر اجڑ گئے ہیں۔ یہ ایسٹر کا موقع تھا جب بہت بڑی Christian community اس پارک میں موجود تھی۔ یہ حملہ پاکستانیوں پر ہوا

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستانی چاہے مسلمان ہیں یا Christians ہیں لیکن اس factor کو آپ rule out نہیں کر سکتے کہ وہاں پر بہت بڑی تعداد میں minorities, Non-Muslims اور Christians بھی موجود تھے۔

جناب سپیکر! اس بات پر بھی بے حد افسوس ہے کہ حکومت نے وہاں پر سکیورٹی کے کوئی انتظامات نہیں کئے تھے جبکہ اس دن ایسٹر تھا اور بہت سے Churches میں سکیورٹی تعینات نہیں تھی اور پولیس تعینات نہیں تھی۔ بڑے بڑے Churches جن میں بہار کالونی کے فرانسس چرچ میں صرف دو پولیس والے کھڑے تھے اور Churches کے حوالے سے کہہ دیا جاتا ہے کہ ہمارے پاس سکیورٹی نہیں ہے، پولیس نہیں ہے اور وہ خود ہی اپنی سکیورٹی کا انتظام کریں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے جو اسے پوری کرنی چاہئے۔ آج جو way forward ہے، میں اس کی بات کرنا چاہتی ہوں کہ حکومت کو سب سے پہلے اپنی priorities درست کرنے کی ضرورت ہے۔ بہت بڑے بڑے میگا پراجیکٹس کے اوپر ہمارا دھیان ہے اور حکومت کو اس بات کی بالکل فکر نہیں کہ لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کیسے کرنی ہے اور طبی امداد کیسے دینی ہے۔ جس دن یہ واقعہ ہوا اس دن ہسپتالوں میں مریضوں کے لئے جگہ نہیں تھی، ادویات موجود نہیں تھیں، dead bodies زمین پر پڑی ہوئی تھیں اور وہاں پر کوئی طریق کار موجود نہیں تھا حکومت کو اس طرف۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے آپ کی بات سن کر افسوس ہی ہو رہا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں بالکل درست کہہ رہی ہوں اور جو figures آ رہا ہے وہ بھی درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ! آپ کی بڑی مہربانی۔ جی، جناب شہزاد منشی!

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! شکریہ۔ جس طرح پورا ملک دکھ، تکلیف اور اذیت میں ہے اور سب جانتے ہیں کہ اتوار کے روز مسیحیوں کا بہت بڑا تہوار ایسٹر تھا۔ لوگ اپنی خوشیاں منا رہے تھے اور تمام لوگ Churches سے عبادات کے بعد اپنے گھروں سے باہر جب سیر کے لئے نکلے تو میں سمجھتا ہوں کہ جیسے پوری دنیا جانتی ہے کہ گلشن اقبال پارک میں ایک ہولناک اور دردناک واقعہ ہوا جہاں پر ایک مرتبہ پھر دشمن بلکہ دشمن سے بڑا لفظ میں بولنا چاہوں گا کہ درندوں نے پھر انسانی جانوں کا ضیاع کیا اور پاکستان کے دل پر پھر ایک کاری ضرب لگائی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پورا پاکستان اور پوری قوم اس وقت حالت جنگ میں ہے۔ دہشتگردی کے ساتھ پورا ملک، افواج پاکستان، حکومت پاکستان،

میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور خاص طور پر افواج پاکستان کے سپہ سالار راحیل شریف اس جنگ میں شانہ بشانہ ہیں۔ دہشتگردی کے خاتمہ کے لئے وہ اپنا زور لگا رہے ہیں اور دشمن اس وقت نڈھال ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ وہ ہمیں نقصان پہنچانے کے لئے تمام حربے استعمال کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بات بھی کرنا چاہوں گا کہ معصوموں کی جانیں گئیں، لوگ دکھی ہوئے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر آدمی کی آنکھ اشکبار ہوئی ہے لیکن یہ بات بھی کرنے والی ہے کہ ایسٹر سے پہلے ہفتہ کے دن لاہور میں Churches کے حوالے سے CCPO office میں ایک بہت بڑی میٹنگ ہوئی۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اتوار کی صبح جب ہم مسیحی sunrise کی عبادت کرتے ہیں اور ایک خوشی کا جلوس نکالتے ہیں تو ہم نے یوحنا آباد میں بھی پولیس کی بہت بڑی سکیورٹی موجود دیکھی ہے، بہار کالونی میں بہت بڑا area ہے تو ہم نے اپنی آنکھوں سے سکیورٹی دیکھی ہے۔ گو کہ Churches کی سکیورٹی بہت اعلیٰ اور بہت اچھی تھی تو میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہوں گا کہ لاہور کے تقریباً بہت سے پارکوں جیسے چڑیا گھر میں بھی بہت high alert security اور forces بھی موجود تھیں لیکن گلشن اقبال پارک میں سکیورٹی کا اتنا زیادہ اہتمام نہیں تھا جس کی وجہ سے شاید دشمن کو موقع مل گیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو اپنا کردار ادا کرنا ہو گا۔ حکومت جہاں پر اپنی کوششیں کر رہی ہے، افواج پاکستان جہاں تک اپنی کوششیں کر رہی ہیں تو ہم civilians کو بھی اپنے علاقوں میں یہ دیکھنا ہو گا کہ ہماری صفوں میں کون سی کالی بھیڑیں ہیں، کون سے ایسے لوگ ہیں جو ہمارے دشمن ہیں اور آس پاس منڈلا رہے ہیں تو کیا یہ ہماری ڈیوٹی نہیں ہے اور ہمیں بھی اپنا فرض ادا کرنا چاہئے کہ جو لوگ ہمیں مشکوک نظر آتے ہیں، ہمیں پولیس کے ساتھ اور سکیورٹی کے اداروں کے ساتھ تعاون کرنے کی ضرورت ہے۔ جب تک ہم اپنا کردار ادا نہیں کریں گے، ہم مل کر دہشتگردوں کو اور ملک دشمن عناصر کو point out نہیں کریں گے اور جب تک ہم مل کر ان کا مقابلہ نہیں کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس طرح ناکامی کا شکار رہیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنا کردار ادا کرنا ہو گا اور ہم سب کو مل کر دشمن کا مقابلہ کرنا ہو گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! وہ کہتے ہیں کہ:

پانی آنکھ میں بھر کر لایا جا سکتا ہے
جلتا ہواشہر اب بھی بچایا جا سکتا ہے
اگر جسم کے یہ چھپن حصے ہوں یک جاں
دشمن جیسا بھی ہو ڈھایا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ اس موضوع پر سب نے بات کی۔ یہ ایک ایساواقعہ ہے کہ شاید ہماری تاریخ میں بھلایا نہیں جائے گا۔ اتنی قیمتی انسانی جانوں کا نقصان ہوااور یہ واقعہ کسی بھی صوبے میں ہو، وہی بات ہے کہ یہ ملک ہمارے لئے ایک جسم کی مانند ہے کہ اس کے کسی بھی حصے میں درد ہو تو پورے جسم کو محسوس ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ واقعہ ہوا کجااس سے کہ یہ کس صوبے میں ہوااور کون ساواقعہ کہاں ہوا، ہم اس بحث میں پڑیں تو یہ تکلیف ہم سب کو ہے اور برابر کی ہے۔ جو ہلاک ہوئے ہیں وہ کسی پارٹی کے آلہ کار نہیں تھے بلکہ وہ پاکستانی تھے۔ وہ مسیحی تھے یا مسلم تھے لیکن وہ ہمارا حصہ تھے اور مجھے اس لئے بھی زیادہ تکلیف ہے شاید کہ میں اپنی گاڑی میں تین لاشیں بھی لے کر گئی اور دو زخمیوں کو بھی لے کر گئی۔ بات یہ نہیں ہے کہ جو ہو گیا ہے ہم اس کو پیٹ رہے ہیں اور رو رہے ہیں۔ CCTV کیمرے ہوتے تو ہم مجرموں کو دیکھ لیتے۔ بات یہ ہے کہ ہم نے prevention کے لئے کیا کرنا ہے اور ہم نے کیا سوچا ہے؟ کیا ہم پہلے لاشیں گرائیں گے اور اس کے بعد ہم نذرانے لے کر ان کے گھروں میں پہنچ جائیں گے اور کہیں گے کہ یہ پیسے لے لو اور اپنے پیاروں کا نقصان پورا کر لو، کیا ہمارا نیشنل ایکشن پلان یہیں تک محدود رہ جائے گا؟

جناب سپیکر! سب سے پہلے نیشنل ایکشن پلان چاروں صوبوں میں اکٹھا ایک ہی قوت کے ساتھ شروع کرنے کی ضرورت ہے۔ چار دن پہلے آپ بلوچستان سے اتنا بڑا "را" کا ایجنٹ پکڑتے ہیں اور کیا خیال ہے کہ حکومت کو یہ علم نہیں تھا کہ اس کا کیا ری ایکشن آئے گا؟ وہ دن جو مسیحیوں کا خاص دن تھا اور minority کو پہلے بھی ٹارگٹ کیا جاتا رہا ہے لیکن ہم نے کیوں ignore کر دیا اور ہمارے سکیورٹی lapse بہت تھے۔ میں صرف حکومت کو اس میں blame نہیں دیتی بلکہ ہر انسان کو بحیثیت پاکستان ایک watch dog کی پوزیشن سنبھالنی پڑے گی۔ ہمیں اپنے ارد گرد دیکھنا پڑے گا کہ facilitator ہم میں سے ہیں۔ دہشتگرد تو باہر سے آتا ہے لیکن جب "را" کا اتنا بڑا ایجنٹ پکڑا گیا تو ہمارے لب کیوں نہیں

کھل کر کھلتے اور ہم اپنے دشمن کی نشاندہی کیوں نہیں کرتے؟ ہماری طرف سے کوئی کبوتر بھی سرحد پار کر جائے تو وہ کبوتر کا پوسٹ مارٹم کرتے ہیں۔ ہم اتنے خاموش کیوں ہیں اور اُن کا کرنل اتنا کھل کر بیان کر رہا ہے اُس کے کیا عزائم تھے؟ جو یہاں سے ایجنٹ پکڑے گئے ہیں آپ کی اسمبلی کا نقشہ بھی اُن کے پاس سے نکلا ہے، آپ کی اسمبلی بھی ٹارگٹ ہے لیکن ہمیں آج بحیثیت پاکستانی قوم سوچنا ہے کہ ہمیں اس دہشتگردی کا مقابلہ کرنا ہے جو باہر اور اندر بھی ہے اپنے اندر سے کالی بھیڑوں کو نکالنا ہے اور پاک فوج کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے ہونا ہے خدارا اپنے اداروں کو مضبوط کریں اپنی سکیورٹی ایجنسیز کو اور پولیس کو پرسنل پروٹوکول کی بجائے پاکستانی عوام کی جان، عزت اور مال کی حفاظت کے لئے استعمال کریں۔ ہمارے لئے حکمران بننا اور عہدہ لینا بڑا آسان ہے اگر دریائے نیل کے ساحل پر کتا بھی بھوکا مرے گا تو حکمران اُس کے بھی جواب دہ ہیں یہ سارے خون ہم سب کے گلوں پر ہیں اور ہمیں اس کا جواب روز قیامت دینا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: بہت مہربانی شکریہ۔ جی، میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بے حد شکریہ۔ ایک دانشور کا قول ہے world are poor comforters جو کچھ یہاں پر معزز ممبران نے اظہار خیال کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اُس سے اتفاق کرتے ہیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں مکمل طور پر نہ صرف اظہار کرتا ہوں، اُن سے اتفاق کرتا ہوں بلکہ میں یہاں تک یہ کہوں گا کہ ہر حکومت وقت کا یہ فرض ہے وہ اپنی رعایا کے جان و مال کا تحفظ کرے اور اپنی رعایا کی کفالت بھی کرے۔ یہ جو 27-مارچ کا واقعہ ہے گلشن اقبال میں دہشتگردی کا اس کی وجہ سے میرا دل بھی کرچی کرچی ہے، سوچ بھی کرچی کرچی ہے اور الفاظ بھی۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ کون سی تاریخ کا واقعہ ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آج سوگ کا تیسرا دن ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے پہلے کیا بتایا ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! 27-مارچ کا ہی بتایا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے میں غلط سمجھ گیا تھا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! 27۔مارچ کو جو دہشتگردی کا واقعہ ہوا ہے اس پر ہمارے دل بھی کرچی کرچی ہیں، سوچ بھی کرچی کرچی ہے، الفاظ بھی کرچی کرچی ہیں تمام اداروں کے حفاظتی اقدامات کے ساتھ ساتھ میرا اپنا خیال یہ ہے کہ اس ذہنیت اور سوچ کا بھی کھوج لگانا چاہئے کہ یہ دہشتگردی کبھی سکولوں میں ہوتی ہے، کبھی مساجد میں ہوتی ہے، کبھی گرجاگھروں میں ہوتی ہے، کبھی مندروں میں ہوتی ہے اور اب یہ باہر کے ممالک فرانس اور بیلجیئم میں بھی چلی گئی ہے بدنام پاکستان ہوتا ہے ایک وقت تھا ساری دنیا سے ہم نے جہادی اکٹھے کئے اور آج وہی لوگ دہشتگرد ہیں اسی فصل کو ہم آج کاٹ رہے ہیں۔ ہمیں اس سوچ اور ذہنیت کی کھوج لگانا ہوگی میں مرحومین کے ساتھ اور اُن کے خاندانوں کے ساتھ اظہار ہمدردی بھی کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اُن پر آسانیاں پیدا کرے اور اپنی فورسز کو میرا پیغام ہے کہ ساری قوم اُن کے ساتھ کھڑی ہے جو ضرب عضب کے ذریعے دہشتگردوں سے نبردآزما ہے۔ دہشتگردی کی سوچ کی مذمت تو ہم لوگ کرتے ہیں لیکن جو بھی عوامل ہیں ہمیں اُن کا اطلاق تو کرنا ہوگا اُن کی تلاش کئے بغیر ہم کیسے اُن تک پہنچ سکتے ہیں یہ لازم ہوگا آج جو ذکر ہو رہا ہے یہ حفاظتی اقدامات ضرور کریں لیکن اس سوچ اور ذہنیت کی بھی کھوج ضرور لگائیں کہ یہ کہاں سے شروع ہوتی ہے اور کہاں جاکر یہ ختم ہوگی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: آپ کی بہت مہربانی شکریہ۔ جی، ملک تیمور مسعود!

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! شکریہ۔ جیسے میرے سے پہلے معزز ممبران نے 27۔مارچ کا سانحہ گلشن اقبال کے حوالے سے اظہار ہمدردی بھی کی اور اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے بھی چند الفاظ یقینی طور پر اُن 73 شہداء کے ساتھ ساتھ اُن زخمیوں کے لئے بھی اظہار تعزیت کے ہیں لیکن میں یہاں پر یہ بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس بات کا بھی اظہار کروں کہ 55 ہزار کے قریب ناحق خون کی قربانیاں دینے کے باوجود جو دہشتگردی کی جنگ یہ نہتے پاکستانی لڑ رہے ہیں یقینی طور پر ان کا خون کسی نہ کسی کے سر تو ضرور ہوگا لیکن سوچنا یہ ہے کہ آخر کب تک ہم اس طریقے سے سانپ گزرنے کے بعد لکیر پیٹا کریں گے، کب تک ہم اسی طریقے سے اظہار ہمدردی کرتے رہیں گے؟ ہم شاید اور یقینی طور پر اُن معصوم بچوں، اُن ماؤں کے اور جن والدین کے لخت جگر اُن سے چھین لئے گئے جو پل بھر میں اُن کی آغوش میں تھے وہ لمحوں میں زمین کی آغوش میں چلے گئے ہم اُن کے دل کی کیفیت شاید اپنے اوپر نہ سمجھ سکیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں ہمارے ضمیر کے اوپر ایک بوجھ ہے اُن والدین کا، اُن 55 ہزار شہداء اور اُن 73 نہتے شہداء کا جنہوں نے جان کی قربانی دی۔ ہم کیوں ہمیشہ بھول جاتے ہیں کہ جو اقدامات ہم ان جانوں کا نذرانہ دینے کے بعد کرتے ہیں وہ ہم پہلے کیوں نہیں کر پاتے؟

جناب سپیکر!آج اگر پوری یکسوئی کے ساتھ یہاں پر وزیر قانون یہ بات کہتے ہیں کہ ہم نے پنجاب میں آپریشن شروع کر دیا ہے اور ہم اُن کو اُن کی کمین گاہوں سے نکال رہے ہیں تو آج سے چھ ماہ پہلے جب ہر شخص کی زبان زد عام تھا کہ نیشنل ایکشن پلان جو کہ چاروں صوبوں کے اندر بلاتفریق شروع ہونا چاہئے تھا وہ صرف اور صرف سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخواتک کیوں محدود کر دیا گیا؟کیوں نہ پوری یکسوئی کے ساتھ پنجاب کے اُن اضلاع کے اندر،اُن آبادیوں،اُن علاقوں کے اندر جہاں پر کالعدم تنظیموں کے دہشتگرد موجود تھے،اُن کے شواہد موجود تھے،اُن کی کمین گاہیں موجود تھیں اور اُن کے linkages موجود تھے جن کی بارہانشاندہی intelligence اداروں نے کی، بارہانشاندہی میڈیا کے اندر کی گئی لیکن ہم وہاں پر چشم پوشی کرتے رہے۔آج ہم بڑے دھڑلے کے ساتھ میڈیا پر آکر کہتے ہیں کہ ہم نے فیصل آباد کے اندر آپریشن کیا، ہم گجرات کے اندر اور لاہور کے اندر آپریشن کر رہے ہیں لیکن میں یہ پوچھتا ہوں کہ جب وزیرستان اور فاٹا کے اندر آپریشن ہو رہا تھا اور بہت سے دہشتگرد بھاگ کر پنجاب کے اندر پناہ گاہ حاصل کر رہے تھے اور وہاں پر وہ دہشتگرد جو کالعدم تنظیموں کے ساتھ رابطے میں تھے وہ ان کے facilitators تھے اُس وقت اُن کو اُن کے ٹھکانوں سے نکال کر کیوں نہ تباہ کیا گیا؟آج نوبت یہاں تک پہنچ رہی ہے کہ وہ ہمارے گھروں میں گھس کر ہمیں مار رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی!آپ کا بہت شکریہ۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر!ہمیں تضاد ختم کرنے چاہئے اور ہمیں سوچنا چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب بڑی مہربانی!آپ کا بہت شکریہ۔جی، سردار شہاب الدین خان!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!آپ کا شکریہ۔آپ نے ایک تو ٹائم بہت شارٹ دیا ہے میں مختصر عرض کروں گا۔معزز لاء منسٹر کی توجہ کا طلبگار رہوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بول رہے ہیں آپ کی آواز اُن کے کانوں تک جا رہی ہے وہ سن رہے ہیں اور یہ ساری بات نوٹ بھی ہو رہی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!گلشن اقبال کے واقعے میں جو 73 ہمارے مسلم، غیر مسلم بھائی بہنیں اور بچوں نے جان کی بازی ہاری ایک تو اس واقعہ کی بھرپور مذمت کرتا ہوں معزز وزیر قانون کی بڑی اچھی گفتگو سنی اور بھی بہت سی باتیں سنیں لیکن اب ہم نے اس کے سد باب کے لئے آگے کیا کرنا ہے۔دہشتگردی کے حوالے سے اگر ہم اپنے ملک کی history میں جائیں تو 36 سال پہلے 1978 میں

جب ایک آمر نے ایک منتخب حکومت کو گھر بھیجا پھر اس کے بعد واقعات رونما ہوئے۔ جو چیزیں ہمارے ملک کو تحفے میں ملیں آج وہی بویا ہوا آج ہم کاٹ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں زیادہ history میں نہیں جاؤں گا یہاں معزز ممبران اسمبلی نے بہت ساری باتیں کیں میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ چینلز اور مختلف اخبارات میں بھی جنوبی پنجاب، جنوبی پنجاب، جنوبی پنجاب آرہا ہے۔ میں مانتا ہوں کہ دہشتگردی جنوبی پنجاب میں بھی ہے۔ اب لاہور کا واقعہ دیکھ لیں کہ دہشتگرد جہاں سے چلتا ہے وہ شہروں کو ٹارگٹ کرتا ہے، مساجد کو ٹارگٹ کرتا ہے اور سکولوں کو ٹارگٹ کرتا ہے۔ اصل بات facilitator کی ہے۔ آج میں on the floor of the House یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے لاء منسٹر well informed ہیں کہ آج کل بھی ان سہولت کاروں کو liking, disliking کی بنیاد پر facilitate کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے یہ واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ یہاں اپوزیشن سے باتیں سن لی جاتی ہیں، تجاویز لے لی جاتی ہیں خدارا اگر ہر ضلع کی سطح پر DCO, DPO یا جو بھی intelligence ادارے موجود ہیں ان کے ساتھ اپوزیشن کے ممبران کو بھی مشاورت میں شامل کر لیا جائے کیونکہ موجودہ حکومت نے تو اپوزیشن کو دیوار سے لگا دیا ہے اور ہم سے تجاویز ہی نہیں لی جاتیں۔ خدارا ہمیں پاکستان کے لئے کیونکہ اس دہشتگردی کے حوالے سے تمام political stakeholders نے نیشنل ایکشن پلان پر consensus سے حکومت کو ایک ٹاسک دیا ہے کہ اس دہشتگردی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ۔۔۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ نے پانچ منٹ کا کہا تھا ابھی دو منٹ بھی نہیں ہوئے۔

جناب سپیکر: وہ پانچ منٹ کسی اور بات کے لئے تھے آپ سمجھے نہیں ہیں۔ اس کے لئے تو منٹوں کی بات ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں آخری بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کے توسط سے پھر لاء منسٹر سے کہوں گا کہ facilitators کو ابھی تک کسی نہ کسی طریقے سے facilitate کیا جا رہا ہے لہٰذا ان پر دھیان دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ جناب محمد صدیق خان!

جناب محمد صدیق خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں گلشن اقبال پارک میں جو دہشتگردی کا واقعہ ہوا ہے اس کی مذمت کرتا ہوں اور اس کے جتنے بھی victims ہیں ان کے لئے بھی دعا گو ہوں۔ وہ شہید ہیں ان کی شہادت کے بدلے میں ہمیں بھی اس کا ثواب ملے گا۔ ان کے لواحقین کو اللہ تعالیٰ صبر عطا فرمائیں اور جو زخمی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت یاب فرمائے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ مجھے انتہائی افسوس ہوا کہ جب اس صوبے کی ایک ایجنسی نے اس واقعہ کے بعد ایک یوسف نامی victim کا نام لیا کہ وہ suicider تھا اس نے یہ واقعہ کیا۔

جناب سپیکر: اس کی تردید انہوں نے کر دی ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! کچھ وقت کے بعد کچھ اور لوگوں نے تردید کی لیکن میں اپنی اس ایجنسی کی performance پر جتنی بھی مذمت کروں کم ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ آج بڑے ذمہ دار اخباروں میں بالخصوص ہوم منسٹر پنجاب کے دلائل تھے، ISPR کی سٹیمنٹ تھی اور intelligence report کا تذکرہ تھا۔ جو ہمارے intelligence کے highly professional ادارے ہیں ان کی یہ رپورٹس تھیں کہ ہم نے پنجاب حکومت کو ایسٹر کے دن لاہور میں ایسا واقعہ ہونے کے لئے اطلاع دی تھی۔

جناب سپیکر! میں انتہائی افسوس سے کہوں گا کہ ہوم منسٹر پنجاب نے اس رپورٹ کے بارے میں کہا کہ That was not specified report جس وقت یہ کہا گیا کہ یہ واقعہ ایسٹر کے دن لاہور میں کرسچین کمیونٹی میں ہو سکتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح اس کا دفاع کیا گیا ہے اس پر جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ یہ ایک نااہلی کا ثبوت ہے۔

جناب سپیکر! دوسری طرف میں انٹیرئیر منسٹر کی سٹیٹمنٹ پڑھ رہا تھا وہ کہہ رہے تھے کہ اسلام آباد میں جو علماء کمیونٹی احتجاج کر رہی ہے اس میں پنجاب حکومت کی نااہلی ہے۔ دونوں ایک ہی پارٹی کے وزیر ہیں لیکن میں ان کی یہ مکالمہ بازی سن کر انتہائی حیران ہو رہا تھا کہ پاکستانی قوم مسائل سے دوچار ہے اور ہمارے یہ ذمہ دار جنہوں نے ہمارے لوگوں کی جان و مال کا تحفظ کرنا ہے کتنے غیر سنجیدہ ہیں۔ انہیں ان واقعات کی سنجیدگی کا نوٹس لینا چاہئے نہ کہ ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنا چاہئے کہ ایک کہے کہ یہ فیڈرل حکومت کی نااہلی ہے اور دوسرا کہے کہ یہ صوبائی حکومت کی نااہلی ہے۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! بات تو کرنے دیں۔
جناب سپیکر: میں آپ کو کیا بات کرنے دوں، آپ نے کتنی بات کر لی ہے؟
جناب محمد صدیق خان: جو بات آپ کو پسند نہیں ہے۔۔۔
جناب سپیکر: آپ نے تعزیت کے لئے بات کرنی تھی، پتا نہیں بات کو آپ کہاں سے کہاں پہنچا دیتے ہیں۔
جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آپ اس ایوان کو represent کر رہے ہیں۔۔۔
جناب سپیکر: نہیں، مہربانی۔ اب مہربانی کریں۔
جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! [**********] اب مجھے بات کرنے دیں۔
جناب سپیکر: پلیز، آپ تشریف رکھیں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں، میں آپ کو floor نہیں دے رہا ہوں۔
جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آپ کو interruption نہیں کرنی چاہئے تھی۔۔۔
جناب سپیکر: نہیں۔ آپ relevant بات نہیں کرتے۔
جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آپ ہماری بات نہیں سنتے۔۔۔
جناب سپیکر: آپ تعزیت کے لئے کھڑے ہوئے ہیں اور بات کو پتا نہیں کدھر لے جاتے ہیں۔
جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اتنے serious issues ہیں اور آپ ہماری بات نہیں سنتے۔
جناب سپیکر: نہیں۔ بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ انہوں نے جو الفاظ غلط کہے ہیں ان کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ جناب احمد خان بھچر! آپ بات کریں۔
جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں حضور کی اس حدیث سے اپنی بات کا آغاز کروں گا کہ آپ سرکار نے فرمایا کہ میری امت پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ کوئی بڑے سے بڑے گناہ کو دل سے برا جاننے والا بھی بہت بڑی صف میں شامل ہو گا۔ یقیناً ہمارے اوپر وہ وقت آ چکا ہے۔ میں اس سلسلے میں حکومت کی بدنیتی بالکل نہیں کہوں گا کیونکہ اتنے بڑے واقعات میں سیاسی دکانیں چمکانی ہوتی ہیں اور نہ ہی ان چیزوں پر سیاست ہوتی ہے بلکہ میں کہوں گا کہ بحیثیت قوم یہ پاکستان پر ایک حملہ ہوا ہے۔ 17 سال ہو گئے ہیں ہم ایک ڈکٹیٹر کے غلط فیصلے

کی وجہ سے حالت جنگ میں ہیں اور اس کے بعد آج دن تک ہم اس کو بھگت رہے ہیں لیکن اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود بھی اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ ہم اپنی اخلاقی حدوں میں اس جگہ پر پہنچ چکے ہیں کہ سوائے تعزیت اور ان باتوں کو کرنے کے ہمارے پاس اور کوئی چارہ نہیں رہا۔ اس وقت ہمیں اور تمام پاکستانی قوم کو اکٹھا ہونے کی ضرورت ہے۔ ہماری ملٹری فورسز جس طرح کام کر رہی ہیں تو تمام سیاسی جماعتوں کو بلاتمیز اپنی loyalty کو ایک طرف رکھ کر ملٹری فورسز کے ساتھ کھڑا ہونا پڑے گا۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر! جو لاہور میں پڑھا ہے، جو لاہور میں پلا ہے اور جو لاہور کو جانتا ہے تو ان لوگوں میں سے میں بھی ہوں۔ جب مجھے پہلے والا لاہور اور آج والا لاہور نظر آتا ہے تو میرا دل خون کے آنسو روتا ہے کہ وہ لاہور کیا تھا اور آج کا لاہور کیا ہے؟ میں particularly لاہور کے حوالے سے بات کروں گا۔ ہم اس میں جس کار خیر سے حصہ لے رہے ہیں، میرے نزدیک یہ ایک کار خیر ہے جو ہم بول رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس ایوان کو اتنی ہمت دے رہا ہے۔ ہمارے ملک پر اس وقت ایک بہت بڑا مشکل امتحان ہے اور اس امتحان کی گھڑی میں ہم سب کو ایک جگہ پر کھڑا ہونا چاہئے لیکن میں آپ کے توسط سے حکومت سے یہ بھی عرض کروں گا کہ خوش قسمتی یا بد قسمتی اس ملک میں provincial اور مرکز میں ایک ہی حکومت ہے اور آپ کے پاس ایک absolute majority ہے تو آپ لوگوں کی خوشحالی کے لئے جتنے بھی اقدامات اٹھا رہے ہیں وہ سب بے معنی ہوں گے جب تک حکومت اپنی priority set نہیں کرتی۔ میں اس کے ساتھ اپنی بات کو ختم کرنے جا رہا ہوں کہ اس وقت ہم حالت جنگ میں ہیں اور اس وقت تعزیت اور مذمتی الفاظ میرے ان بچوں، میرے بھائیوں اور میری بہنیں جو کہ سانحہ لاہور میں شہید ہوئے ہیں تو ان کے لئے یہ بہت چھوٹے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، آپ کا بھی بہت شکریہ۔ جناب اعجاز خان!

جناب اعجاز خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ اس سلسلے میں میرے بہت سارے دوستوں اور بھائیوں نے بہت ساری باتیں کی ہیں تو اب میں اتنا ہی کہوں گا کہ اس وقت بطور مسلمان ہمیں قرآن سے راہنمائی لینی چاہئے، افسوس اس بات کا ہے کہ نیویارک ٹائم یا پاکستان کے کسی اخبار کے اندر کسی نے کالم لکھا ہو یا کسی چینل پر بات کی جائے تو اس پر تو یقین کیا جاتا ہے لیکن قرآن کے الفاظوں پر یقین نہیں کیا جاتا۔ یہ جو دہشتگردی ہو رہی ہے تو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اگر کوئی فاسد

تمھارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو کہیں ایسا نہ ہوں کہ دانستہ طور پر تم کسی کو نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کئے پر پچھتاؤ"

جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کیونکہ ہم سارے پاکستانی ہیں اور سب کا درد ایک ہی ہے۔ اگر ان کے سہولت کاروں کو ڈھونڈنا ہے تو انڈین ایمبیسی کے اندر ڈھونڈا جائے اور اگر ان کے سہولت کار بیٹھے ہوئے ہیں تو امریکن ایمبیسی کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں یہ یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ جب بھی دیکھیں تو میڈیا راہنمائی کر رہا ہے اور دھماکے کے بعد میڈیا میں جو بیان آتا ہے تو اسی بیان کو لے کر منسٹر صاحب بھی چل رہے ہوتے ہیں، اسی بیان کو لے کر ڈی پی او صاحب بھی چل رہے ہوتے ہیں اور اسی بیان کو لے کر ڈی آئی جی صاحب بھی چل رہے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ خدا کے لئے اللہ تعالیٰ سے بھی ڈریں اور ہم سب نے ایک دن مر جانا ہے۔ جو لوگ یہ کام کر رہے ہیں اور جو لوگ کروا رہے ہیں تو کم از کم ان کے ساتھ بات کی جائے یا دلیری کے ساتھ ان کی طرف سیدھا ہو کر ان کو warning دی جائے کہ اگر آئندہ کوئی ایسی حرکت یہاں پر ہوئی تو پھر آپ بھی اپنی خیر منائیں۔ میں اس شعر کے ساتھ اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ:

شکر ہے اس رب کا جو ہے سب کا

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی، ملک محمد علی کھوکھر!

ملک محمد علی کھوکھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ انتہائی قابل مذمت اور افسوسناک واقعہ ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ وقت ہے ہمیں اپنا analysis بھی کرنا چاہئے اور اپنی صفوں میں بھی دیکھنا چاہئے کہ کس طریقے سے ہمارا neighbourhood watch اور ہمارا اپنا internal watch system collapse کرتا جا رہا ہے۔ ہم اپنا مکمل انحصار پولیس اور ایجنسیوں پر کرتے ہیں۔ ان کی تھانوں کی jurisdictions دیکھیں تو ان کو micro management کرنے میں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اب ان کے ہاں possibility نہیں رہی کہ وہ اپنی اپنی jurisdictions میں micro management کر سکیں۔ ہماری neighbourhood watch collapse کر گئی ہیں اور ہمیں کوئی سمجھ نہیں ہے کہ ہمارے neighbourhood میں کون کون لوگ ہیں، کس قسم کے لوگ آتے ہیں اور کیسے جاتے ہیں؟ یہاں کوئی چوکیداری سسٹم نہیں رہا تو ہمیں ان چیزوں کو پھر سے develop اور strengthen کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے اپنے neighbourhood میں جو بہت ساری ills ہیں تو ان کی طرف بھی دیکھنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں ہمیں nation building کے لئے بہت ضروری ہے کہ اپنی اپنی vicinities پر فوراً چیک رکھنا چاہئے اور اسے چیک کرنا چاہئے کہ وہاں پر کس قسم کے لوگ رہ رہے ہیں، permanent residence میں کتنے ہیں اور باہر سے کتنے لوگ آ رہے ہیں؟ ہر strata پر، اربن سنٹرز میں اور ان کی peripheries میں اس exercise کو ضرور کرنا چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، آپ کا بھی بہت شکریہ۔ محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سمجھتی ہوں کہ آپ نے آج میرے صبر کا بھی امتحان لیا ہے اور جس طرح ہمارے عوام بہت صبر سے اس دہشتگردی کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں دہشتگردی کا جو دردناک اور ہولناک واقعہ شہر لاہور گلشن اقبال پارک میں ہوا تو آج اس کے لئے ہر پاکستانی کی آنکھ اشکبار ہے اور بلاشبہ دل بھی رو رہا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ آج اس ہاؤس میں بیٹھا ہوا ہر معزز ممبر وہی جذبات رکھتا ہے چاہے وہ اپوزیشن میں بیٹھا ہوا ہے یا حکومتی بنچوں پر بیٹھا ہوا ہے۔ ایک عرصہ دراز سے ہم اس ناسور کے خلاف حالت جنگ میں ہیں اور ہماری پاک فوج جس طرح سے ضرب عضب کی صورت میں دہشتگردی کا مقابلہ کر رہی ہے تو میں ان جوانوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور گلشن اقبال پارک میں شہید ہونے والے ان تمام شہداء بچوں، عورتوں اور ان کے لواحقین سے اظہار ہمدردی اور اظہار تعزیت کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! میں ان بہیمانہ دہشتگردی کے واقعات کرنے والوں کی شدید مذمت کرتی ہوں۔ جنہوں نے ہمارے اس پیارے پاکستان کی دھرتی کو خون آلود کر رکھا ہے۔ انتہائی دکھی دل کے ساتھ میں پنجاب حکومت سے یہ مطالبہ کرتی ہوں کہ نیشنل ایکشن پلان میں جو بھی اقدامات طے پائے تھے ان میں سے فوری طور پر جو شارٹ ٹرم اقدامات تھے ان کی تفصیل سے ہمیں آگاہ کیا جائے تاکہ ہمیں پتا چلے کہ ان پر کہاں تک عملدرآمد ہوا ہے اور اگر نہیں ہوا تو وہ کیوں نہیں ہو سکا اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟ ہم بہت ہی تشریحات دیکھ رہے ہیں کہ سکولوں میں یہ سکیورٹی کے انتظامات ہونے چاہئیں اور پارکس میں یہ انتظامات ہونے چاہئیں لیکن ہم یہ چاہئیں کا لفظ کب ختم کریں گے؟

جناب سپیکر! آج یہاں پر لاء منسٹر موجود ہیں تو میں ان سے گزارش کروں گی کہ ہمیں ان سے پوری طرح سے آگاہ کیا جائے اور ایک چیز جو ہم بہت سے دنوں سے سن رہے تھے کہ لاہور میں دہشتگردی کے واقعات کے بارے میں intelligence کی رپورٹ آ چکی تھی تو پھر کیوں یہ lapse ہوئے

اوران کوروکنے کے کیوں اقدامات نہیں کئے گئے،آج فوج نے جوآپریشن کااعلان کیاتوحکومت کی طرف سے ایسااعلان پہلے کیوں نہیں ہوا؟

جناب سپیکر!میں سمجھتی ہوں کہ یہ وہ چند سوالات ہیں جن پر ہمیں غور کرنا چاہئے اور ہمیں بتایا جائے کہ حکومت کی ترجیحات کیا ہیں ؟خدا کے واسطے کہ اب وقت آ چکا ہے کہ ہمیں اپنے اپنے مفادات سے نکل کر متحد ہونا ہے اور اس ناسور کو ہمارے پیارے پاکستان کی دھرتی سے اکھاڑ پھینکنا ہے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر:جی،جناب آصف محمود!

جناب آصف محمود:جناب سپیکر!بہت شکریہ۔سب سے پہلے تو میں اس دردناک واقعہ کی بھرپور مذمت کرتا ہوں،یہ واقعہ overallایک دردناک اور دہشت انگیز ہے۔اس میں جوسب سے تکلیف دہ پہلو جو مجھے ذاتی طور پر نظر آتا ہے وہ معصوم بچوں کی ہلاکت ہے۔بطور ایک باپ اللہ پاک نے مجھے بھی تین بچوں سے نوازا ہے۔مجھے یہ پتا ہے کہ کس قدر تکلیف اور درد انسان کو محسوس ہوتا ہے جب اس کی اولاد کو تھوڑا سا بخار ہو جائے،تھوڑی سی ان کی طبیعت ناساز ہو جائے تو ہم شاید رات بھر سو نہیں سکتے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ جن والدین کے لخت جگر اس دردناک واقعہ میں ان سے جدا ہو گئے ہیں اللہ پاک ان کو حوصلہ دے۔مجھے تو ان بچوں کے اندر خدا کی قسم اپنی بیٹی ہاجرہ،زارااور بیٹا داؤد نظر آتے ہیں کہ شاید وہ اس پارک کے اندر غرق ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر!ہم اس واقعہ کی پرزور مذمت کرتے ہیں بلکہ ہر ایسے واقعہ کی مذمت کرتے ہیں لیکن ہمارے ملک کے اندر جو نظام رائج ہے اس کو اگر آپ تھوڑی دیر کے لئے دیکھیں تو مصلحت، compromiseہر جگہ پر ہمارے آڑے آتا ہے۔ہم سارے ذاتی طور پر اپنی اپنی مصلحتوں کا شکار لوگ ہیں۔ہم جب بھی یہ احساس اپنے اندر جگائیں گے کہ یہ بچے جو اس پارک کے اندر تھے وہ ہمارے بھی بچے ہو سکتے ہیں،جب یہ درد اور تکلیف ہمارے اندر آئے گی کہ یہ بچے جو اس پارک کے اندر تھے وہ ہمارے ہی ملک کے بچے تھے۔ہمارے جو ارباب اختیار ہیں،شاید آپ دیکھیں کہ ان پر جب کوئی کڑا وقت آتا ہے تو کیسی ہنگامی صورتحال ملک کے اندر نافذ ہو جاتی ہے،جب اپنے اوپر تکلیف آتی ہے تو سب کو اس کا درد محسوس ہوتا ہے۔یہ خالی مذمتی قرار دادیں،خالی کھوکھلے نعرے اور ان سیاسی تقریروں سے باہر نکلیں۔ ہم نے ہر فورم پر نیشنل ایکشن پلان پر،جب وزیراعظم نے کمیٹی کی میٹنگ بلائی تو اس کے اندر ہر پارٹی

نے ان کو یقین دہانی کروائی کہ وہ وزیراعظم کے پیچھے کھڑے ہوئے ہیں اور ہر سیاسی پارٹی وزیراعظم کے پیچھے کھڑی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! ہم مصلحتوں کا شکار لوگ ہیں، انڈیا کے اندر ایک کبوتر جاتا ہے تو ان کا واویلا پوری دنیا سنتی ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ آج انڈیا کا ایک جاسوس ہمارے بلوچستان سے پکڑا گیا اس پر ہم ٹس سے مس نہیں ہو رہے۔ میری ایک چھوٹی سی humble گزارش ہے کہ اگر ہم نے اپنی نسلوں کو بچانا ہے تو خدارا یہ مصلحتوں پر مبنی نظام کو ختم کریں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ 27- مارچ کو گلشن اقبال پارک لاہور میں ہونے والا واقعہ ایک انتہائی اندوہناک واقعہ ہے جس میں مسلمان اور کرسچین کمیونٹی کی بہت سی خواتین، بچے اور مرد شامل تھے۔ جو جاں بحق ہوئے وہاں پر ساہیوال سے تعلق رکھنے والی ایک فیملی بھی شامل تھی۔ بتیس لوگوں پر مشتمل وہ فیملی داتا صاحب سلام پیش کرنے آئی ہوئی تھی وہاں سے وہ گلشن اقبال چلے گئے، جن میں سے دو خواتین شہید ہو گئیں اور ان کے فیملی کے باقی لوگ زخمی ہیں۔ جتنے بھی شہداء ہیں ان سب کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مجھے پتا ہے کہ وقت کی پابندی ہے، صرف دو تین گزارشات آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔

جناب سپیکر! ہم کب تک یہ معاملات دیکھتے رہیں گے کہ جب آرمی پبلک سکول کا واقعہ ہوتا ہے تو ہم سکولوں کے تحفظ کے لئے چل پڑتے ہیں۔ جب گلشن اقبال کا واقعہ ہوتا ہے تو ہم پارکوں کی سکیورٹی کے لئے دوڑ پڑتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری یہ submission ہے کہ ہمیں مستقل بنیادوں پر پالیسیاں بنانی چاہئیں، جب پالیسیاں مستقل بنیادوں پر بنیں گی تو دہشتگردوں کے مذموم ارادوں پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ میں یہاں پر ضرب عضب کے حوالے سے وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کے اس عزم کا جو انہوں نے اپنی تقریر میں ایک دفعہ پھر اپنے مصمم ارادے کا اظہار کیا ہے کہ وہ کسی بھی صورت میں خدانخواستہ کوئی بھی واقعہ ہوا ضرب عضب سے نیشنل ایکشن پروگرام سے کسی بھی طریقے سے کسی بھی طور پر ایک انچ پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ ہم اپنے قائد کے اس عزم کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ صرف اور صرف ایک

ہی گزارش ہے کہ اس وقت جس دہشتگردی کے ماحول میں ہمارا ملک مبتلا ہے اسے اس گرداب سے نکالنے کے لئے، جو ایک ڈکٹیٹر کی وجہ سے سارا ملک اس میں مبتلا ہے اس کے لئے ہمیں مستقل بنیادوں پر ایسے ارادے اور ایسی پالیسیاں بنائیں تاکہ ہماری جو آنے والی نسلیں ہیں، یہ جو پھول کلیاں کھلنے سے پہلے ہی مرجھا جاتے ہیں ان کے تحفظ کے لئے اور آنے والی نسلوں کو بچانے کے لئے ہم کوئی ایسا کردار ادا کر جائیں تاکہ دہشتگردی کا مستقل بنیادوں پر ہمارے اوپر کلنک ہے، جو ہمارے ملک پاکستان کے حصے میں آیا ہے۔یہاں پر ہمارے پارلیمنٹیرین دوست نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ اور ملکوں میں بھی دہشتگردی ہوتی ہے، کئی ایسے ممالک ہیں جہاں پر یہ سارے واقعات ہوتے ہیں وہاں پر قتل بھی ہوتے ہیں وہاں پر بم بلاسٹ بھی ہوتے ہیں لیکن بد سے بدنام برا۔ ہمارے ملک کے حصے میں یہ بدنامی آئی ہے کہ ہم شاید زیادہ دہشتگرد ہیں۔آپ باہر کے ممالک میں جاکر دیکھیں تو وہ آپ کو مسلم کے نام سے یا کسی اور وجہ سے کم پہچانتے ہیں۔ وہ ہمیں boom boom دیکھتے ہیں کہ یہ سارے دہشتگردی والے لوگ ہیں۔ میری اس ایوان کے توسط سے اور آپ کے توسط سے ایک بڑی humble submission بھی ہے کہ چھوٹا سا کوئی واقعہ ہو جاتا ہے تو ہمارے ملک میں اس کی بڑی hype create کروادی جاتی ہے حالانکہ دوسرے ممالک میں بھی یہ سارے معاملات ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہو گی کہ ایسی پالیسیاں بنائی جائیں تاکہ ہماری عوام سکھ کا سانس لے اور خوشحال ہو سکے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ تقریباً بیس کے قریب صاحبان نے آج اس تعزیتی پروگرام میں حصہ لیا ہے۔ مجھے جو لسٹ ملی تھی اس کی تکمیل ہو چکی ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 31-مارچ2016 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔